الرسول كانك تراه

آئینہ جمالِ نبوت



حضور ﷺ کے حلیہ مبارک کی دلآویزی اور حسن و رعنائی کا تذکرہ

تالیف: إبراهيم بن عبدالله الحازمي



الرسول کانک تراہ

آئینہ جمالِ نبوت

حضور ﷺ کے حلیہ مبارک کی دلآویزی اور حسن و رعنائی کا تذکرہ

تالیف

الشیخ ابراهیم بن عبدالله الحازمي

ترجمہ: ابومحمد حافظ عبدالستار الحماد

نظرِ ثانی: حافظ مسعود عالم

DAR-US-SALAM

ناشر

دارالسّلام

پبلشرز وڈسٹری بیوٹرز

پوسٹ بکس نمبر ۲۲۷۴۳ ریاض ۱۱۴۱۶ مملکت سعودی عرب

فون: ۴۰۳۳۹۶۲ فیکس ۴۰۲۱۶۵۹

برانچ: دارالسّلام پبلشرز وڈسٹری بیوٹرز

۵۰۔ لوئر مال، لاہور۔ پاکستان، فون نمبر ۷۲۳۵۴۰۷۲-۰۰۹۲۴۲

ⓒ مکتبة دار السلام ، ١٤١٧هـ

فهرسة مكتبة الملك فهد الوطنية أثناء النشر

الحازمي ، ابراهيم بن عبدا لله

الرسول صلى ا لله عليه وسلم كأنك تراه / ترجمة ابو محمد حافظ عبدالستار الحماد .ـ الرياض.

٠٠٠ص ؛ ..سم

ردمك ٤-٨٥-٧٤٠-٩٩٦٠

(النص باللغة الأوردية)

١- السيرة النبوية أ - الحماد ، حافظ عبدالستار (مترجم)

ب- العنوان

ديوي ٢٣٩,٦ ١٧/٠٣٦٧

رقم الإيداع : ١٧/٠٣٦٧

ردمك : ٤-٨٥-٧٤٠-٩٩٦٠

دوسرا ایڈیشن: ستمبر ۱۹۹۶ء مطابق جمادی الاوّل ۱۴۱۷ھ

پیغام

مَیں یہ کتاب

اُمّتِ محمّدی، اِس کے عُلماء و شیوخ، نوجوانوں

اور شرق و غرب میں پھیلے ہوئے اِسلامی اِنقلاب کے علمبرداروں

کی خدمت میں پیش کرنے کی سعادت حاصل کر رہا ہوں،

پھر، اِن سے کہتا ہوں:

دیکھو! ایسے تھے ہمارے پیغمبر و رسولؐ

یہ تھا سراپائے احمد مجتبیٰ محمد مصطفیٰؐ

دیکھو! یہ ہے آئینۂ جمالِ نبوت محمّد بن عبد اللہ

صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ

میرے والدین آپ پر فدا و جاں نثار

ابراہیم بن عبد اللہ الحازمی

بسم الله الرحمن الرحيم

شروع اللہ کے نام سے جو بڑا مہربان، نہایت رحم والا ہے

فہرست

بسم اللہ الرحمن الرحیم

عرضِ ناشر

اللہ تعالیٰ نے رسول اللہ ﷺ کی ذات گرامی کو پوری دنیا کی راہنمائی کے لئے مبعوث فرمایا۔ آپ کے اس منصب جلیلہ کا تقاضہ یہی تھا کہ آپ کی زندگی ہر لحاظ سے ایک کامل نمونہ ہوتی۔ چنانچہ یہ ایک حقیقت ہے کہ صحت فکر سے لے کر صحت ذہن و بدن تک حضور ﷺ کی تمام زندگی ایک ایسا خوبصورت مرقع تھی جس کی مثال نہ تو آج تک کسی آنکھ نے دیکھی اور نہ ہی دیکھ سکے گی۔

آپ کی حیات طیبہ آپ کے افکار و نظریات ایک ایسا موضوع ہے جس پر آج تک لکھی گئی کتب کا شمار ہی ناممکن ہے مگر آپ کے جسمانی حسن و جمال اور وجاہت بدن پر علیحدہ کتب بہت کم لکھی گئی ہیں۔ حالانکہ یہ موضوع اپنی اہمیت کے اعتبار سے بہت وقیع ہے۔

ابراہیم بن عبداللہ الحازمی نے عربی زبان میں اس موضوع پر کتاب ﴿ الرَّسُوْلُ كَأَنَّكَ تَرَاهُ ﴾ لکھی جو مختصر مگر جامع اور تحقیق پر مبنی کتاب ہے۔ اس کی سب سے اہم خصوصیت یہ ہے کہ اس کا تمام تر مواد صحت اسناد کے لحاظ سے مستند اور صحیح احادیث پر مشتمل ہے یہی وجہ ہے کہ عالم عرب میں اس کتاب کو پذیرائی ملی۔

مکتبہ دار السلام کے لئے یہ بہت بڑا اعزاز ہے کہ اب یہی کتاب اردو زبان میں شائع کی جا رہی ہے۔

اس کے مترجم پاکستان کے معروف عالم دین شیخ الحدیث جناب حافظ عبدالستار الحماد ہیں، جنہیں اللہ تعالیٰ نے ترجمہ کے معاملے میں خاص توفیق سے نوازا ہے جبکہ نظر ثانی ملک کی معروف علمی و تعلیمی شخصیت جامعہ سلفیہ فیصل آباد کے استاذ جناب حافظ مسعود عالم صاحب نے فرمائی ہے اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ مولف، مترجم، نظر ثانی کرنے والے اور طبع کرنے والوں کو اجر عظیم عطا فرمائیں اور اس کاوش کو ان کی اخروی کامیابی کا ذریعہ بنا دیں۔

خادم کتاب و سنت

عبدالمالک مجاہد

مدیر مکتبہ دار السلام

۱۴ رمضان المبارک ۱۴۱۶ھ

۴ فروری ۱۹۹۶ء

اِبتدائیہ

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِيْنَ وَالصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ عَلٰى سَيِّدِ الْمُرْسَلِيْنَ وَعَلٰى آلِهٖ وَأَصْحَابِهٖ وَإِخْوَانِهٖ أَجْمَعِيْنَ. أَمَّا بَعْدُ:

کسی بھی شخصیّت کو جاننے اور سمجھنے کیلئے اس کی شکل و صورت اور وجاہت بڑا گہرا کردار ادا کرتی ہے۔ انسان کے بدن کی ساخت اور اس کے اعضاء کا تناسب اس کے ذہنی' اخلاقی اور معاشرتی مرتبے کا آئینہ دار اور ترجمان ہوتا ہے' یہی وجہ ہے کہ حضرت عبداللہ بن سلام رضی اللہ عنہ نے رسول اللہ ﷺ کے رُخ انور کو دیکھتے ہی کہہ دیا تھا:

"إِنَّ وَجْهَهٗ لَيْسَ بِوَجْهِ كَذَّابٍ."

"بلاشبہ یہ چہرہ کسی جھوٹے آدمی کا چہرہ نہیں ہو سکتا"۔

حضرت ابو رمثہ تیمی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں اپنے بیٹے کو ساتھ لے کر مدینہ منورہ حاضر ہوا۔ رسول اللہ ﷺ کے شگفتہ رو کو دیکھتے ہی سمجھ گیا اور اپنے بیٹے سے کہنے لگا۔

"هٰذَا وَاللهِ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ." (مسند الإمام أحمد ص: ۲۲۸ ج: ۲)

"واللہ! یہ واقعی اللہ کے رسول ﷺ ہیں"۔

آج ہمارے سامنے رسول اللہ ﷺ کی کوئی حقیقی تصویر موجود نہیں ہے خود آپ ﷺ نے اپنی امت کو تصویر کے فتنے سے منع فرما دیا کیونکہ اس سے شرک کا چور دروازہ کھلتا ہے البتہ رسول اللہ ﷺ

کے حسن و جمال کی جھلک دیکھنے والوں نے آپ ﷺ کے خنداں رخ انور، حسین و جمیل قدوقامت، بے مثال خدوخال، بے نظیر چال ڈھال، باوقار و پرکشش وجاہت اور شخصیت کا جو عکس الفاظ کے پیرایہ میں ہم تک پہنچایا ہے، وہ ایک ایسے انسان کا تصور دلاتا ہے جو ذہانت و فطانت، صبر و استقامت، شجاعت و سخاوت، امانت و دیانت، فصاحت و بلاغت، جمال و وقار، انکسار و تواضع اور عالی ظرفی و فرض شناسی جیسے اوصاف حمیدہ سے متصف تھا۔

میں عرصہ دراز سے ایک ایسی کتاب کا متلاشی تھا جس میں رسول اللہ ﷺ کے حلیہ مبارک کو تفصیلی طور پر صحیح احادیث کے آئینہ میں مرتب کیا گیا ہو۔ میری اس تلاش کا پس منظر صرف حسن عقیدت ہی نہیں بلکہ ایک شرعی تقاضا بھی تھا کیونکہ رسول اللہ ﷺ کا ارشاد گرامی ہے۔

((إِنَّ الشَّيْطَانَ لا يَسْتَطِيعُ أَنْ يَتَشَبَّهَ بِيْ فَمَنْ رَآنِي فَقَدْ رَآنِيْ.)) (مسند الإمام احمد ص : ٣٦١ ج : ١)

" چونکہ شیطان میری صورت نہیں بنا سکتا اس لئے جو مجھے خواب میں دیکھتا ہے وہ حقیقت میں مجھ ہی کو دیکھتا ہے ـــــــ "

اس حدیث کے پیش نظر رسول اللہ ﷺ کی خواب میں زیارت کرنا بہت بڑی سعادت ہے۔ لیکن زیارت نبوی ﷺ کا دعویٰ کرنے والے بعض ایسے لوگ بھی سامنے آتے ہیں جنہیں رسول اللہ ﷺ کی سیرت و صورت سے کوئی سروکار نہیں ہوتا۔

اللہ تعالیٰ محترم جناب شیخ ابراہیم بن عبداللہ الحازمی حفظہ اللہ

کو جزائے خیر دے کہ انہوں نے

(الرَّسُوْلُ كَأَنَّكَ تَرَاهُ)

نامی کتاب ترتیب دے کر میری اس دیرینہ آرزو کو پورا فرمایا، مجھے یہ قیمتی سرمایہ عزیزم حافظ عبدالعظیم اسد صاحب کی وساطت سے ہاتھ لگا۔ ان کے اصرار اور اپنے قلبی رجحان کی بنا پر اسے اردو کے قالب میں ڈھالنے کی توفیق ملی۔ اس پر میں اللہ تعالیٰ کا شکر گزار اور اس کی رحمت کا امیدوار ہوں کہ قیامت کے دن یہ میرے لئے سرمایہ افتخار ہو۔

جناب مولانا عبدالمالک مجاہد حفظہ اللہ نے مکتبہ دارالسلام کی طرف سے موضوع کے شایان شان اس کتاب کی طباعت کا اہتمام کیا ہے۔

امید ہے کہ اس کتاب کو پڑھنے والے حضرات رسول اللہ ﷺ کو الفاظ کے آئینہ میں دیکھنے کے شرف سے بہرہ ور ہونے کے ساتھ ساتھ اپنے آپ کو رسول اللہ ﷺ کی سیرت و صورت کے قالب میں ڈھالنے کی کوشش کریں گے۔

دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ اسے شرف قبولیت سے نوازے اور قیامت کے دن ہمارے لئے ذریعہ نجات بنائے۔ (آمین)

وَصَلَّى اللّٰهُ عَلٰى نَبِيِّهٖ مُحَمَّدٍ وَّآلِهٖ وَأَصْحَابِهٖ وَأَتْبَاعِهٖ وَإِخْوَانِهٖ أَجْمَعِيْنَ.

مترجم
ابو محمد عبدالستار الحماد
مرکز الدراسات الاسلامیہ
نواب کالونی میاں چنوں

اِنتساب

میں اپنی ناچیز کاوش کو جنت کی بشارت دینے والے' برے انجام سے خبردار کرنے والے'
راہ ہدایت دکھانے والے' جملہ اہل جہان کیلئے باعث رحمت'
اللہ کے فرستادہ' روشن چراغ حضرت محمد ﷺ
کے نام معنون کرتا ہوں۔
اے اللہ! رسول اللہ ﷺ پر بے شمار رحمتیں برکتیں نازل فرما۔
اور ہماری طرف سے لاتعداد درود و سلام ہوں
میں صدق دل سے گواہی دیتا ہوں کہ آپ نے انتہائی اخلاص سے

* امانت کو ادا کیا
* امت کی خیر خواہی فرمائی
* کفر و شرک کی تاریکیوں کا پردہ چاک کیا
* اور اللہ کی راہ میں جہاد کا حق ادا کیا

اللہ تعالیٰ آپ کو ہماری طرف سے بہترین جزا عطا فرمائے جو ایک نبی کو اس کی امت کی طرف سے ہدیہ پیش کیا جا سکتا ہے۔

ابراہیم بن عبداللہ الحازمی

بسم اللہ الرحمن الرحیم

مقدّمہ

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ نَحْمَدُهٗ وَنَسْتَعِيْنُهٗ وَنَسْتَغْفِرُهٗ وَنَتُوْبُ إِلَيْهِ وَنَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنْ شُرُوْرِ أَنْفُسِنَا وَمِنْ سَيِّئَاتِ أَعْمَالِنَا. مَنْ يَهْدِهِ اللّٰهُ فَلَا مُضِلَّ لَهٗ وَمَنْ يُّضْلِلْ فَلَا هَادِيَ لَهٗ. وَأَشْهَدُ أَنْ لَّا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ وَأَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّداً عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ ﷺ

اللہ تعالیٰ نے اپنے حبیب و خلیل حضرت محمد ﷺ کے بے شمار فضائل و مناقب بیان کئے ہیں اور انہیں زینت رحمت سے مزین فرمایا ہے گویا کہ آپؐ سراسر رحمت ہیں' آپؐ کی جملہ صفات و فضائل مخلوق کیلئے باعث رحمت ہیں' آپؐ کی زندگی عین رحمت اور آپؐ کا رفیق اعلیٰ سے ملنا عین رحمت' الغرض آپؐ جن و انس کیلئے رحمت ہی رحمت ہیں۔

اللہ تعالیٰ نے آپؐ کا شہرہ بلند فرمایا' ارشاد باری تعالیٰ ہے:

﴿ وَرَفَعْنَا لَكَ ذِكْرَكَ ﴾ [الشرح: ٤]

"اور ہم نے تمہاری خاطر تمہارے ذکر کا آوازہ بلند کر دیا"۔

اللہ کی قسم! بالکل ایسا ہی ہوا' دنیا و آخرت میں اللہ تعالیٰ

نے آپؐ کا خوب چرچا فرمایا' دنیا میں کوئی خطیب' واعظ اور نمازی ایسا نہیں جو اللہ کے نام کے بعد آپؐ کا نام نہ لیتا ہو اور أَشْهَدُ أَنْ لَّا إِلٰهَ إِلَّا اللهُ کے ساتھ أَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّداً رَّسُولُ اللهِ نہ کہتا ہو

اللہ تعالیٰ نے اپنے اسماء حسنی میں سے دو مبارک نام رؤوف اور رحیم اپنے حبیب حضرت محمد ﷺ کو عطا فرمائے۔

ارشاد باری تعالیٰ ہے:

﴿لَقَدْ جَآءَكُمْ رَسُولٌ مِّنْ أَنفُسِكُمْ عَزِيزٌ عَلَيْهِ مَا عَنِتُّمْ حَرِيصٌ عَلَيْكُم بِٱلْمُؤْمِنِينَ رَءُوفٌ رَّحِيمٌ﴾

[التوبة : ١٢٨]

"دیکھو! تم لوگوں کے پاس ایسا رسول آیا ہے جو خود تم ہی میں سے ہے' تمہارا نقصان میں پڑنا اس پر شاق ہے' تمہاری فلاح کا وہ حریص ہے' ایمان لانے والوں کیلئے وہ شفیق اور رحیم ہے"۔

اللہ تعالیٰ نے اپنے حبیب حضرت محمد ﷺ کو ایسی دل ربا شکل وصورت سے نوازا جو رعنائی و زیبائی میں بے مثل اور انتہائی حسین و جمیل ہے اور اس سے پہلے یا بعد کوئی بھی اس حسن و جمال میں آپؐ کا شریک و سہیم نہیں۔

چنانچہ خوبصورتی کی جملہ صفات میں سے وافر حصہ آپؐ کو عطا کیا گیا اور دل ربائی کی جملہ اداؤں میں آپؐ کو شریک کیا گیا حتیٰ کہ مختلف قسموں کا ذوق جمالیات رکھنے والے اگر آپؐ کے رُخ انور کو دیکھیں تو آپؐ کی ہر ادا اور ہر پہلو میں اپنے لئے سامان طمانیت پائیں اور کوئی بھی زاویہ ان کے

ذوق پر گرانی کا باعث نہ ہو۔

میرے عزیز بھائی! یہ کتاب جو آپ کے زیر مطالعہ ہے اس میں ہم نے بتوفیق الٰہی صحیح احادیث کی روشنی میں نبی اکرم ﷺ کے دل آویز حلیہ مبارک کو بڑے دلنشین انداز اور رس بھرے اسلوب میں بیان کیا ہے۔

میں اس امت کے علماء کرام، مشائخ عظام، زیور تعلیم سے آراستہ خواتین و حضرات، روئے زمین سے اٹھنے والی اسلامی بیداری سے وابستہ طالب علم ساتھیوں اور قائدانہ صلاحیتوں سے بہرہ ور نوجوانوں کی خدمت میں اپنی اس مبارک کتاب کو بطور ہدیہ پیش کرتے ہوئے کہتا ہوں۔

* کیا ہم سب آپؐ سے سچی محبت کرتے ہیں اور دل کے نہاں خانہ میں انہیں جگہ دینے کیلئے تیار ہیں؟

* کیا ہم آپؐ کی احادیث مبارکہ کو بگوش ہوش سنتے ہیں اور دل کی خوشی سے آپؐ کا کہا مانتے ہیں؟

* کیا ہم آپؐ کی پیروی کرتے ہیں اور آپؐ کے نقش قدم پر چلتے ہیں جبکہ ان سب کا اللہ تعالیٰ نے ہمیں حکم بھی دیا ہے ۔

* تاکہ ہم وہ امت بن جائیں جسے انسانوں کی ہدایت و اصلاح کیلئے میدان عمل میں لایا گیا ہے ۔

* وہ امت بن جائیں جو لوگوں کی قیادت و سیادت کے لائق ہو ۔ یقیناً ہمیں آپ سے یہی امید ہے۔

آخر میں اللہ تعالیٰ سے اس کے اچھے ناموں اور بلند صفات کا واسطہ دے کر دعا کرتا ہوں کہ وہ مجھے اور میرے جملہ اہل اسلام بھائیوں کو ایسے لوگوں میں شامل کر دے جو ایماندار' وفا شعار اور نیکو کار ہیں اور جو نہایت اخلاص کے ساتھ کتاب و سنت کے مطابق اپنے کردار و گفتار کو استوار کرنے کا عہد کئے ہوئے ہیں۔

اور اللہ کے حضور دعاگو ہوں کہ وہ میری اس پیشکش کو قبول فرمائے' اپنے بندوں کیلئے اسے نافع بنائے' زمین و آسمان میں اسے قبولیت عامہ سے نوازے اور میرے لئے اسے نبی اکرم ﷺ کی سفارش کا ذریعہ بنائے' جس دن نہ مال کوئی فائدہ دے گا نہ اولاد بجز اس کے کہ کوئی شخص قلب سلیم لئے ہوئے اللہ کے حضور حاضر ہو۔

وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِيْنَ .

امیدوار رحمت

ابراہیم بن عبد اللہ الحازمی

٣/٦/١٤١٢ھ

الریاض ۔سعودی عرب

حُسن و جمال کی ایک جھلک

۱ حضرت براء بن عازب بیان کرتے ہیں کہ نبی اکرم ﷺ تمام لوگوں سے زیادہ خوبصورت اور خوب سیرت تھے' نہ دراز قد اور نہ پست قامت۔

۲ حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ کا قد میانہ' کندھوں کا درمیانی فاصلہ عام پیمانے سے زیادہ' بال کانوں کی لو تک لمبے' سرخ جوڑا زیب تن کئے ہوئے' آپؐ سے زیادہ خوب رو میں نے کسی کو نہیں دیکھا۔

۳ حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہ ہی بیان کرتے ہیں کہ لمبے بالوں والے سرخ لباس میں ملبوس نبی اکرم ﷺ سے زیادہ خوبصورت شخص میں نے نہیں دیکھا' موئے مبارک شانوں تک پہنچتے تھے' دونوں کندھوں کا درمیانی فاصلہ قدرے زیادہ تھا' آپؐ نہ زیادہ لمبے تھے نہ پست بلکہ میانہ قامت تھے۔

۴ جابر بن سمرۃ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں : میں ایک مرتبہ نبی اکرم ﷺ کو سرخ جوڑا پہنے چاندنی رات میں دیکھ رہا تھا' میں کبھی چاند کو دیکھتا اور کبھی آپؐ کے چہرہ انور پر نظر کرتا' بالآخر اس فیصلے پر پہنچا کہ نبی اکرم ﷺ چاند سے کہیں زیادہ حسین ہیں۔

۱۔ صحیح بخاری ص ۵۰۲ ج ۲ — ۳۔ صحیح مسلم ص ۲۵۸ ج ۲ (طبع ہندی)

۲۔ صحیح بخاری ص ۵۰۵ ج ۲ — ۴۔ (دارمی ص ۳۰ ج ۱) مستدرک حاکم ص ۱۸۶ ج ۴

۵ حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہ سے کسی نے دریافت کیا کہ کیا آپؐ کا چہرہ تلوار جیسا (چمکدار) تھا۔ فرمایا: نہیں، بلکہ چاند جیسا (خوبصورت اور پرنور) تھا۔

۶ حضرت کعب بن مالک رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ جب میری جنگ تبوک میں پیچھے رہ جانے کی وجہ سے توبہ قبول ہوئی تو میں نبی اکرم ﷺ کے پاس حاضر ہوا اور سلام کیا۔ میں نے دیکھا کہ آپؐ کا چہرہ مبارک مارے خوشی کے چمک رہا ہے اور آپؐ جب خوش ہوتے تو آپؐ کا چہرہ ایسے دمک اٹھتا گویا چاند کا ایک ٹکڑا ہے۔

۷ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا بیان فرماتی ہیں کہ ایک دفعہ نبی اکرم ﷺ میرے پاس فرحاں و شاداں آئے۔ آپؐ کے چہرے کی دھاریاں چمک رہی تھیں۔

۸ ہمدان شہر کی رہنے والی ایک صحابیہ کا بیان ہے میں نے نبی اکرم ﷺ کے ہمراہ حج کیا میں نے دیکھا کہ آپؐ ہاتھ میں چھڑی لئے اونٹ پر سوار بیت اللہ کا طواف کر رہے ہیں۔

راوی ابو اسحٰق ہمدانی کہتے ہیں میں نے ان سے نبی اکرم ﷺ کے روئے زیبا کے متعلق دریافت کیا تو انہوں نے بتایا کہ چودھویں رات کے چاند کی طرح پُرانور میں نے اس سے پہلے اور اس کے بعد آپؐ جیسا کوئی نہیں دیکھا۔

---

۵ صحیح بخاری ص ۵۶۵ ج ۲ ۶ صحیح بخاری ص ۵۶۵ ج ۲ ۷ صحیح بخاری ص ۵۶۵ ج ۲

۸ یعقوب بن سفیان نے اسے بسند حسن روایت کیا ہے

۹ حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے کسی نے دریافت کیا کہ نبی اکرم ﷺ کا چہرہ مبارک تلوار کی طرح (چمکدار اور لمبا) تھا فرمایا کہ نہیں بلکہ سورج اور چاند کی طرح روشن اور گول تھا۔

۱۰ جریری کہتے ہیں کہ میں نے حضرت ابو الطفیل رضی اللہ عنہ سے پوچھا کہ آپ نے نبی اکرم ﷺ کو دیکھا تھا۔ فرمایا کہ ہاں! آپؐ گورے رنگ، پر ملاحت چہرے، موزوں ڈیل ڈول اور میانہ قدو قامت کے تھے

۱۱ ابوعبیدہ بن محمد بن عمار کہتے ہیں: میں نے حضرت ربیع بنت معوذؓ سے درخواست کی کہ نبی اکرم ﷺ کا حلیہ مبارک تو بتائیں؟ انہوں نے فرمایا کہ بیٹے! اگر تم نبی اکرم ﷺ کو دیکھتے تو یوں لگتا کہ تم نے طلوع ہوتے سورج کو دیکھا ہے۔

۱۲ حضرت ام معبد رضی اللہ عنہا نے آپؐ کے حسن سراپا کا یوں نقشہ کھینچا ہے! میں نے ایک ایسا آدمی دیکھا جو رنگت کی چمک دمک اور چہرے کی تابانی لئے ہوئے تھا، دور سے دیکھنے میں سب سے خوبصورت اور وجیہ اور قریب سے دیکھنے میں انتہائی جاذب نظر و پر جمال۔

۱۳ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ نبی اکرم ﷺ کا چہرہ اقدس پر نور اور انتہائی خوبصورت تھا جب کوئی آپؐ کے چہرہ کی

---

۹ مسند امام احمد ص ۱۰۴ ج ۵
۱۰ صحیح مسلم ص ۱۵۸ ج ۲ طبع ہندی
۱۱ دلائل النبوۃ ص ج (دارمی ص ۳۱ ج ۱)
۱۲ مستدرک حاکم ص ۹، ۱۰ ج ۳
۱۳ دلائل النبوۃ ص ۲۹۸ ج ۱

رعنائی بیان کرتا تو چودھویں کے چاند سے تشبیہ دیتا۔ یعنی لوگوں کو آپؐ کا روئے زیبا چمکتے ہوئے چاند کی طرح جگمگاتا ہوا نظر آتا۔

پُرکشش رنگت

۱۴ حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نہ دراز قد تھے نہ پست قامت بلکہ آپؐ کا قد درمیانہ تھا' آپؐ کا رنگ نہ تو چونے کی طرح خالص سفید اور نہ گندمی کہ سانولا نظر آئے بلکہ گورا چمکدار تھا۔ آپؐ کے بال نہ زیادہ پیچ دار اور نہ بالکل سیدھے تنے ہوئے بلکہ ہلکا سا خم لئے ہوئے تھے آپؐ پر وحی کا آغاز چالیس برس کی عمر میں ہوا پھر اس کے بعد دس سال مکہ میں رہے اور دس سال مدینہ میں قیام فرمایا۔ وفات کے وقت سر اور داڑھی میں بمشکل بیس بال سفید تھے۔

۱۵ حضرت انس رضی اللہ عنہ ہی بیان کرتے ہیں کہ آپؐ کا رنگ سفید چمکدار تھا' کثرت سفر اور دھوپ کی وجہ سے کبھی کبھی گوری رنگت میں ہلکی سی گندمی رنگ کی جھلک معلوم ہوتی۔

۱۶ حضرت سراقہ بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ایک دفعہ میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا جبکہ آپؐ اونٹنی پر سوار تھے اور اپنا پاؤں پائیدان میں رکھے ہوئے تھے کہ میں نے آپؐ کے قریب ہو کر آپؐ کی پنڈلی کو دیکھا جو سفید رنگت اور لطافت میں خوشہ کھجور

---

۱۴ صحیح بخاری ص ۵۶۴ ج ۶ ۱۵ دلائل النبوۃ ص ۲۰۲ ج ۱

کے اندرونی گودے کی طرح تھی۔

۱۷ حضرت ابوالطفیل رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا رنگ سفید ملاحت دار تھا۔

۱۸ حضرت ابو جحیفہ رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا رنگ سفید تھا، سر مبارک کے کچھ بال سفید تھے، حضرت حسن رضی اللہ عنہ شکل و صورت میں آپؐ سے ملتے جلتے تھے۔

۱۹ حضرت محمد بن حنفیہ اپنے باپ حضرت علی رضی اللہ عنہ سے بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا رنگ سفید سرخی مائل تھا۔

۲۰ حضرت علی رضی اللہ عنہ ہی بیان کرتے ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا روئے زیبا سفید ہلکی سی سرخی لئے ہوئے تھا۔

امام بیہقی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے جسم مبارک کا وہ حصہ جو دھوپ اور ہوا میں کھلا رہتا تھا وہ سرخی مائل اور جو حصہ کپڑوں میں چھپا رہتا وہ سفید چمکدار تھا۔

۲۱ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی رنگت انتہائی سفید تھی۔

۲۲ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ ہی کا بیان ہے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے زیادہ خوبصورت کوئی شخص نہیں دیکھا ایسا معلوم ہوتا تھا کہ

---

۱۶ دلائل النبوۃ ص ۲۰۷ ج ۱ — ۱۹ دلائل النبوۃ ص ۱۶۱ ج ۱

۱۷ صحیح مسلم ص ۲۵۸ ج ۲ — ۲۰ مسند امام احمد ص ۹۶ ج ۱

۱۸ صحیح مسلم ص ۲۵۹ — ۲۱ فتح الباری ص ۵۷۰ ج ٦

سورج کی روشنی آپ کے رخ انور سے جھلک رہی تھی۔ اس قدر تیز رفتاری سے چلتے گویا زمین آپ کیلئے لپٹی جا رہی ہے ہم تو چلتے چلتے مارے تھکن کے چور ہو جاتے لیکن آپؐ (تھکاوٹ سے) بے نیاز ہو کر سفر جاری رکھتے۔

۲۳ حضرت محرش الکعبی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے عمرہ کرنے کیلئے "مقام جعرانہ" سے رات کے وقت احرام باندھا میں نے آپ کی کمر دیکھی جو رنگت میں سفید گویا کہ چاندی سے ڈھلی ہوئی تھی۔

ان احادیث سے معلوم ہوا کہ آپؐ کا رنگ انتہائی خوبصورت' سفید سرخی مائل تھا اور بدن کا وہ حصہ جو کپڑوں یا بالوں کی وجہ سے چھپا رہتا تھا وہ اور بھی حسین و جمیل 'سفید اور چمکدار تھا۔ جیسا کہ مندرجہ ذیل احادیث سے معلوم ہوتا ہے۔

۲۴ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا رنگ سفید چمکدار تھا گویا کہ چاندی سے بدن ڈھلا ہوا ہے اور بال قدرے خمدار تھے۔

۲۵ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے جسم مبارک کے اس حصہ کی رنگت سفید چمکدار تھی جو کپڑوں سے ڈھکا رہتا تھا۔

---

۲۲ صحیح ابن حبان ص ۴۷ ج ۵
۲۳ مسند امام احمد ص ۴۲۶ ج ۳
۲۴ دلائل النبوۃ ص ۱۷۹ ج ۱
۲۵ دلائل النبوۃ ص ۱۷۹ ج ۱

۲۶ حضرت ہند بن ابی ہالہ رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ رسول اللہ ﷺ کے بدن کے جن حصوں پر بال یا کپڑا نہ ہوتا وہ بھی شفاف اور انتہائی خوبصورت تھے۔

۲۷ حضرت علی رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ نبی اکرم ﷺ کا رنگ گورا چٹا اور انتہائی شفاف تھا۔

ایک اشکال اور اس کا جواب:

مذکورہ بالا احادیث سے معلوم ہوتا ہے کہ نبی اکرم ﷺ کا رنگ سفید تھا۔ جبکہ حضرت انس رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ نبی اکرم ﷺ کا رنگ گندمی تھا۔☆

اس کے متعلق مختلف علماء نے مختلف انداز میں اظہار خیال کیا ہے:

(الف) علامہ ابن جوزی رحمۃ اللہ علیہ نے حضرت انس رضی اللہ عنہ سے مروی اس حدیث کو ضعیف قرار دیا ہے۔

(ب) امام محب الطبری رحمۃ اللہ علیہ نے اس حدیث کو مسترد کردیا ہے۔

(ج) بعض علماء نے اس حدیث کو شاذ قرار دیا ہے کیونکہ کم از کم پندرہ صحابہ کا بیان ہے کہ آپؐ کا رنگ گندمی نہیں بلکہ سفید تھا۔

---

۲۶ شمائل الترمذی مترجم ص ۲۰ ۔ ۲۷ مسند امام احمد ص ۱۵۱ ج ۱

☆ صحیح ابن حبان ص ۶۸ ج ۹

اگر بالفرض اس حدیث کی صحت کو تسلیم بھی کر لیا جائے تو گندمی پن سے مراد وہ سرخی ہے جو سفید چمکدار رنگ میں ملی ہوتی تھی۔ عرب، سرخی مائل سفید رنگ والے انسان پر بعض اوقات لفظ اسمر کا اطلاق کر دیتے ہیں۔

علامہ بیہقی رحمۃ اللہ علیہ اس کا جواب ایک اور انداز میں دیتے ہیں کہ آپؐ کے رنگ میں جو سرخی یا گندمی رنگ کی جھلک تھی وہ جسم کے اس حصہ پر ہوتی جو دھوپ اور ہوا میں کھلا رہتا تھا۔ واللہ اعلم☆

مُبارک رُخِ انور

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے روئے زیبا کے متعلق چند احادیث پہلے گزر چکی ہیں۔

* حضرت ابوالطفیل رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا چہرہ مبارک سفید اور ملاحت دار یعنی سرخی مائل تھا ۔(حدیث نمبر۱۰)
* حضرت انس رضی اللہ عنہ کا قول ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا رنگ پُرجمال، سفید چمکدار تھا۔ (حدیث نمبر۱۵)
* حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہ کا ایک سائل کو جواب کہ نبی اکرم

☆ حدیث کے صحیح ہونے میں کوئی شک نہیں ہے علماء حدیث نے ان مختلف احادیث میں تطبیق کی کئی صورتیں بیان کی ہیں تفصیل کے لئے فتح الباری ص ۵۶۹ ج ۶ اور ابو سلیمان الخطابی کی غریب الحدیث ص ۲۱۴ ج ۱ کا مطالعہ مفید رہے گا واللہ اعلم (مترجم)

ﷺ کا چہرہ بدر کامل کی طرح چمکدار اور گولائی لئے ہوئے تھا۔
(حدیث نمبر۵)

* حضرت جابر بن سمرہ رضی اللہ عنہ نے بھی ایسے ہی ایک موقع پر فرمایا کہ آپ کا چہرہ ماہ و خورشید کی طرح روشن و تابناک اور قدرے گول تھا۔ (حدیث نمبر۹)

* حضرت ربیع بنت معوذ کا فرمان ہے کہ نبی اکرم ﷺ کا چہرہ ایسا لگتا کہ سورج طلوع ہو رہا ہے۔ (حدیث نمبر۱۱)

* ایک ہمدانی صحابیہ رضی اللہ عنہا کا کہنا ہے کہ رسول اللہ ﷺ کا چہرہ چودھویں رات کے چاند کی طرح چمکدار تھا میں نے ان جیسا آپؐ سے پہلے یا بعد کوئی نہیں دیکھا۔ (حدیث نمبر۸)

* حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کا کا بیان ہے کہ رسول اللہ ﷺ کی پیشانی اور چہرہ ایسا چمکدار اور شفاف تھا گویا آفتاب چمک رہا ہے۔
(حدیث نمبر۲۲)

* حضرت کعب بن مالک رضی اللہ عنہ کا قول ہے کہ رسول اللہ ﷺ کا چہرہ بحالت مسرت ایسا چمکتا گویا چاند کا ٹکڑا ہے اس چمک کو دیکھ کر ہم آپ کی خوشی کو پہچان جاتے تھے۔ (حدیث نمبر۶)

۲۸ حضرت علی رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ رسول اللہ ﷺ کا چہرہ گورا سرخی مائل اور قدرے گولائی لئے ہوئے تھا۔

۲۹ حضرت یزید الفارسی (بحالت خواب دیکھے ہوئے حلیہ مبارک کو بیان کرتے ہیں) فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ کا چہرہ انتہائی

---

۲۸ شمائل ترمذی ص ۱۷ ۲۹ مسند امام احمد ص ۳۶۱ ج ۱

خوبصورت اور ہلکی سی گولائی میں تھا (حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے اس کی تائید فرمائی)

۳۰ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے رخسار مبارک ہموار اور نرم و لطیف تھے۔

۳۱ حضرت ابوالطفیل رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے سفید براق چہرے اور سیاہ بالوں کو کبھی فراموش نہیں کرسکوں گا۔

۳۲ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے حقیقی چچا ابوطالب آپؐ کا حلیہ بیان کرتے ہوئے ایک شعر کہتے ہیں۔

"وہ گورے چہرے والا جس کے روئے زیبا کے ذریعہ ابر رحمت کی دعائیں مانگی جاتی ہیں وہ یتیموں کا سہارا، بیواؤں اور مسکینوں کا سرپرست ہے"۔

۳۳ حضرت ام معبد رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ ہمارے پاس سے ایک آدمی (نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم) گزرا ہے جو چمکتے رنگ اور دمکتے چہرے والا تھا۔

۳۴ حضرت ہند بن ابی ہالہ رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اپنی ذات کے اعتبار سے بھی عالیشان اور دوسروں کی نظروں میں بھی بڑے رتبہ والے تھے آپؐ کا چہرہ انور چودھویں رات کے چاند کی طرح جگمگاتا تھا۔

---

۳۰ دلائل النبوۃ ص ۲۷۵ ج ۱ ۔ ۳۱ رواہ الطبرانی بحوالہ مجمع الزوائد ص ۲۸۰ ج ۸
۳۲ صحیح بخاری ص ۱۳۹۴ ج ۲ ۔ ۳۳ مستدرک حاکم ص ۱۰ ج ۳
۳۴ شمائل ترمذی مترجم ص ۲۰

دِلنشیں آنکھیں

۳۵ حضرت علی رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی بڑی بڑی سرخی مائل آنکھیں، پلکیں دراز اور داڑھی گھنی تھی۔

۳۶ حضرت جابر بن سمرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فراخ دہن اور کشادہ چشم تھے سفید حصے میں سرخ ڈورے اور ایڑیاں باریک جن پر بہت کم گوشت تھا۔

۳۷ حضرت علی رضی اللہ عنہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا حلیہ بیان کرتے ہوئے فرماتے ہیں کہ آپؐ کا رنگ گورا، چہرے میں قدرے گولائی، آنکھیں کشادہ، سیاہ اور پلکیں طویل تھیں۔

۳۸ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی آنکھیں سرمگیں تھیں۔

۳۹ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی آنکھیں قدرتی طور پر سیاہ تھیں۔

۴۰ حضرت یزید فارسی (بحالت خواب دیکھا ہوا حلیہ) بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پیدائشی طور پر سرمگیں آنکھوں والے تھے۔

۴۱ حضرت جابر بن سمرہ رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی

---

۳۵ مسند امام احمد ص ۸۹ ج ۱
۳۶ صحیح مسلم ص ۲۵۸ ج ۲ (طبع ہند)
۳۷ دلائل النبوۃ ص ۲۱۲ ج ۱
۳۸ دلائل النبوۃ ص ۲۷۵ ج ۱
۳۹ حلیۃ الاولیاء ص ۱۷۲ ج ۱
۴۰ مسند امام احمد ص ۳۶۱ ج ۱

آنکھیں سرگیں تھیں تم دیکھتے تو کہتے کہ آپؐ نے آنکھوں میں سرمہ لگا رکھا ہے حالانکہ سرمہ نہ لگا ہوتا۔

۴۲ حضرت ام معبد رضی اللہ عنہا رسول اللہ ﷺ کا حلیہ مبارک بیان کرتے ہوئے کہتی ہیں کہ آپؐ کی آنکھیں انتہائی سیاہ اور کشادہ تھیں۔

خُوبصُورت اَبرُو

۴۳ عدوی قبیلے کے ایک آدمی کا بیان ہے کہ وہ مدینہ منورہ گیا اور نبی اکرم ﷺ سے شرف زیارت حاصل کیا پھر اس نے رسول اللہ ﷺ کا حلیہ بیان کرتے ہوئے فرمایا کہ آپؐ کا جسم خوبصورت اور سڈول' کشادہ اور بڑی پیشانی' ناک سُتواں اور ابرو باریک تھے۔

۴۴ حضرت علی رضی اللہ عنہ اور حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ رسول اللہ ﷺ کی بھنویں اور پلکیں لمبی لمبی تھیں۔

۴۵ حضرت ام معبد رضی اللہ عنہا سے مروی حدیث ہے کہ رسول اللہ ﷺ کی پلکیں دراز اور ابرُو باریک اور پیوستہ تھے (لیکن ایک دوسرے سے الگ الگ تھے۔)

۴۶ حضرت ہند بن ابی ہالہ رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ رسول اللہ ﷺ کے ابرُو قوس کی طرح خمدار' باریک اور گنجان تھے لیکن دونوں جدا جدا'

---

۴۱ مسند امام احمد ص ۱۹۷ ج ۵
۴۲ مستدرک حاکم ص ۱۰ ج ۳
۴۳ دلائل النبوۃ ص ۲۴۸ ج ۱
۴۴ مسند امام احمد ص ۳۲۸ ج ۲
۴۵ مستدرک حاکم ص ۱۰ ج ۳
۴۶ شمائل مترجم ص ۲۰

ان کے درمیان ایک رگ کا ابھار تھا جو غصہ آنے پر نمایاں ہو جاتا۔

۴۷ حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ کی کشادہ اور روشن پیشانی، پلکیں دراز اور دونوں ابرُو کے درمیان فاصلہ تھا۔ (۱)

۴۸ حضرت ابوامامہ رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ رسول اللہ ﷺ کا رنگ گورا، خوبصورت جس میں ہلکی سرخی نمایاں، قدرے خمیدہ بال، قدرتی طور پر سرمگیں آنکھیں اور پلکیں طویل تھیں۔

۴۹ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ کے دونوں ابرو کا درمیانی فاصلہ ڈھلی ہوئی خالص چاندی کی طرح سفید اور چمکدار تھا۔

دہن دل ربا

۵۰ حضرت جابر بن سمرہ رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ رسول اللہ ﷺ کا دہن کشادہ تھا۔ (۲)

---

۴۷ دلائل النبوۃ ص ۲۱۶ ج ۱
۴۸ طبقات ابن سعد ص ۴۱۶ ج ۱
۴۹ دلائل النبوۃ ص ۲۹۸ ج ۱
۵۰ صحیح مسلم ص ۲۵۸ ج ۲ (طبع ہند)

۱۔ رسول اللہ ﷺ کے ابرُو کے متعلق حدیث ام معبد میں "اقرن" یعنی "باہم پیوستہ" کا لفظ آیا ہے جبکہ حدیث علی میں "ابلج" ہے جس کا معنی ہے کہ درمیان میں کچھ فاصلہ تھا اس ظاہری تعارض میں تطبیق کی یہ صورت ہے کہ چونکہ آپ کا چہرہ انور چمکدار اور انتہائی روشن تھا پھر ابرُو بھی دراز اور گنجان تھے اس بنا پر درمیان میں معمولی سا فاصلہ معلوم نہ ہوتا تھا۔ واللہ اعلم

۲۔ اہل عرب مرد کے لئے شیر کی طرح فراخ دہنی پسندیدہ سمجھتے اور اسے بہادری کی علامت خیال کرتے تھے بعض لوگوں کے نزدیک فراخ دھنی سے فصاحت مراد ہے۔ واللہ اعلم

۵۱ حضرت ہند بن ابی ہالہ رضی اللہ عنہ کی روایت میں ہے کہ رسول اللہ ﷺ اعتدال کے ساتھ فراخ دہن تھے۔

۵۲ حضرت ابو ہریرہ اور حضرت علی رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ کا منہ مبارک بہت خوبصورت تھا۔

۵۳ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ کا دہن مبارک بہت حسین اور خوبصورت تھا۔

۵۴ حضرت یزید الفارسی خواب میں رسول اللہ ﷺ کی زیارت سے شرف یاب ہوئے وہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ خندہ رو یعنی مسکراہٹیں بکھیر رہے ہیں (حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے بحالت خواب دیکھے ہوئے حلیہ کی تصویب فرمائی)

۵۵ حضرت ابو قرصافہ رضی اللہ عنہ رسول اللہ ﷺ کا حلیہ بیان کرتے ہوئے فرماتے ہیں کہ دیکھتے وقت ایسا معلوم ہوتا گویا آپؐ کے منہ سے نور کی کرنیں نمودار ہو رہی ہیں۔

چمکدار دندانِ پاک

۵۶ حضرت ہند بن ابی ہالہ رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ رسول اللہ ﷺ کے دانت باریک خوبصورت اور آبدار تھے ان کے درمیان خوشنما ریخیں تھیں۔

---

۵۱ شمائل ترمذی مترجم ص ۲۰
۵۲ طبقات ابن سعد ص ۴۱۳ ج ۱
۵۳ دلائل النبوۃ ص ۲۱۷ ج ۱
۵۴ شمائل ترمذی مترجم ص ۴۵۷
۵۵ مجمع الزوائد بحوالہ طبرانی ص ۲۸۰ ج ۸
۵۶ شمائل ترمذی ص ۲۰

۵۷ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ کے اگلے دونوں دانت الگ الگ تھے جب گفتگو فرماتے تھے تو ان دانتوں کے درمیان سے چمک سی نکلتی دکھائی دیتی۔

۵۸ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ جب ہنستے تو دندان مبارک سے روشنی سی نمودار ہوتی ایسا لگتا کہ دیواریں جگمگا اٹھیں گی۔

۵۹ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ پہلے پہلے جب مجھے رسول اللہ ﷺ کے متعلق علم ہوا تو میں چچاؤں کے پاس مکہ مکرمہ آیا' اہل خانہ نے حضرت عباس بن عبدالمطلب کی طرف مجھے بھیجا' جب میں ان کے پاس آیا تو وہ بئرِ زمزم سے ٹیک لگائے بیٹھے تھے' میں بھی ان کے پاس بیٹھ گیا اچانک دیکھتا ہوں کہ باب صفا سے ایک صاحب برآمد ہوئے جن کا رنگ گورا سرخی مائل' قدرے خمیدہ بال' جو کانوں کی لوؤں تک بڑھے ہوئے (ناک بلند آگے سے ذرا جھکی ہوئی) اولوں کی طرح سفید اور آبدار دانت' گہری سیاہ آنکھیں' گھنی داڑھی تھی۔

۶۰ حضرت ہند بن ابی ہالہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ (کی بیشتر ہنسی تبسم کی صورت میں تھی) مسکراتے تو دانت اولوں کی طرح چمکتے۔

---

۵۷ دلائل النبوۃ ص ۲۱۵ ج ۱ ۵۹ حلیتہ الاولیاء

۵۸ دلائل النبوۃ ص ۲۷۹ ج ۱ ۶۰ شمائل ترمذی

خوبصورت سُتواں ناک

۶۱ حضرت ہند بن ابی ہالہ رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ رسول اللہ ﷺ کی ناک مبارک بلندی مائل سامنے سے قدرے جھکی ہوئی تھی اس پر نورانی چمک جس کی وجہ سے سرسری نظر میں بڑی اونچی معلوم ہوتی۔

۶۲ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ رسول اللہ ﷺ کا حلیہ بیان کرتے ہوئے فرماتے ہیں کہ آپؐ کی بنی مبارک اعتدال کے ساتھ اونچی تھی۔

۶۳ عدوی قبیلے کا ایک آدمی اپنے دادا سے بیان کرتا ہے (جس نے رسول اللہ ﷺ کو دیکھا تھا) آپؐ کا حسین سیمابی جسم تھا' کندھوں تک بڑھے ہوئے خوبصورت بال اور ناک سُتواں تھی۔

حسیں رُخسار

۶۴ حضرت ہند بن ابی ہالہ رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ رسول اللہ ﷺ کے رخسار مبارک ہموار اور ہلکے' البتہ نیچے کو ذرا سا گوشت ڈھلکا ہوا تھا۔

۶۵ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے کسی شخص نے رسول اللہ ﷺ کے حلیہ کے متعلق دریافت کیا تو آپؐ نے فرمایا کہ رسول اللہ ﷺ

---

۶۱ شمائل ترمذی مترجم ص ۲۰
۶۲ حلیۃ الاولیاء ص ۱۷۲ ج ۱
۶۳ دلائل النبوۃ ص ۲۴۸ ج ۱
۶۴ شمائل ترمذی مترجم ۲۰

بے حد روشن جبین تھے جب رات کی تاریکی یا پو پھٹنے کے وقت آتے (یا لوگوں کے مجمع میں رونما ہوتے) تو سیاہ بالوں کے درمیان بالخصوص آپؐ کی تابناک اور کشادہ پیشانی روشن چراغ کی طرح جگمگا اٹھتی تھی۔

۷۲ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی پیشانی اتنی روشن اور تابندہ تھی گویا اس سے سورج کی کرنیں پھوٹ رہی ہیں۔

۷۳ حضرت علی رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا ماتھا کھلا اور فراخ تھا۔

۷۴ حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نہ دراز قد اور نہ ہی پست قامت تھے' بلکہ آپ کا پیکر درمیانہ تھا' رنگ نہ چونے کی طرح سفید اور نہ گندم گوں سانولا بلکہ (سرخ و سفید) خوبرو' بال نہ تو سیدھے تنے ہوئے اور نہ زیادہ پیچ دار بلکہ قدرے خمیدہ' داڑھی مبارک گنجان اور خوبصورت' پیشانی کشادہ' سفید چمکدار سرخی مائل تھی۔

۷۵ عدوی قبیلے کا ایک شخص اپنے دادا سے بیان کرتا ہے (جس نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا تھا) کہ آپؐ کی پیشانی اعتدال کے ساتھ بڑی تھی۔

---

۷۱ دلائل النبوۃ ۳۱۷ ج ۱
۷۲ صحیح ابن حبان ص ۴۷ ج ۹
۷۳ طبقات ابن سعد ص ۴۱۳ ج ۱
۷۴ طبقات ابن سعد ص ۴۱۸ ج ۱
۷۵ دلائل النبوۃ ص ۲۴۸ ج ۱

انتہائی حسین و جمیل تھے، آپ ﷺ کا پیکر درمیانہ مائل به درازی تھا۔ مونڈھوں کا درمیانی فاصلہ عام پیمانے سے زیادہ، ہموار اور ہلکے رخسار اور موئے مبارک انتہائی سیاہ تھے۔

۶۶ حضرت یزید فارسی (بحالت خواب دیکھا ہوا) رسول اللہ ﷺ کا حلیہ بیان کرتے ہوئے فرماتے ہیں کہ آپؐ کا چہرہ ہلکی گولائی لئے ہوئے تھا، چہرے کے ہالے انتہائی خوبصورت تھے۔

۶۷ حضرت علی رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ رسول اللہ ﷺ کا رنگ گورا سرخی مائل، آنکھیں نہایت سیاہ، بال قدرے خمیدہ، گنجان داڑھی اور آپؐ کے رخسار ہلکے اور ہموار تھے۔

۶۸ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ کے رخسار مبارک ہلکے اور ہموار تھے جن میں ابھار تھا نہ بلندی۔

پُرنور پیشانی

۶۹ حضرت ہند بن ابی ہالہ رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ رسول اللہ ﷺ کشادہ جبین تھے۔

۷۰ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں رسول اللہ ﷺ کی پیشانی مبارک کھلی، چمکدار اور پلکیں دراز تھیں۔

۷۱ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کا بیان ہے کہ رسول اللہ ﷺ

---

۶۵ دلائل النبوۃ ص ۳۱۷ ج ۱
۶۶ مسند امام احمد ص ۳۶۱ ج ۱
۶۷ طبقات ابن سعد ص ۴۱۰ ج ۱
۶۸ دلائل النبوۃ ص ۳۱۷ ج ۱
۶۹ شمائل مترجم ص ۲۰
۷۰ دلائل النبوۃ ص ۳۱۷ ج ۱

گردن مبارک

٧٦ حضرت علی رضی اللہ عنہ رسول اللہ ﷺ کا حلیہ مبارک بیان کرتے ہوئے فرماتے ہیں کہ آپ کی گردن لمبی، پتلی اور چمکدار تھی گویا کہ چاندی کی صراحی ہو۔

٧٧ حضرت ام معبد رضی اللہ عنہا سے مروی حدیث ہے کہ رسول اللہ ﷺ کی گردن مبارک لمبی، اجلی اور خوشنما تھی۔

٧٨ حضرت ہند بن ابی ہالہ رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ رسول اللہ ﷺ کی گردن چاندی کی طرح سفید، خوبصورت تھی گویا کسی مورتی کی گردن تھی۔

٧٩ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ کی گردن بہت ہی خوبصورت، حسین اور معتدل تھی، نہ زیادہ لمبی اور نہ چھوٹی تھی، اس کا وہ حصہ جو دھوپ اور ہوا میں کھلا رہتا وہ اس قدر چمکدار تھا گویا چاندی کی صراحی جس میں سونے کی آمیزش ہو۔

٨٠ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ کی گردن سفید، خوبصورت تھی گویا چاندی سے ڈھلی ہو۔

---

٧٦ طبقات ابن سعد ص ۴۱۰ ج ۱ — ٧٨ شمائل ترمذی مترجم ص ۲۰
٧٧ مستدرک حاکم ص ۹ ج ۳ — ٧٩ دلائل النبوۃ ص ۳۱۷ ج ۱
٨٠ دلائل النبوۃ ص ۳۱۷ ج ۱

پُرجمال سر مبارک

۸۱ حضرت علی رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ رسول اللہ ﷺ کا سر مبارک بڑا تھا۔

۸۲ حضرت ہند بن ابی ہالہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ کا سر مبارک اعتدال کے ساتھ بڑا تھا۔

۸۳ حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ کا سر مبارک بڑا (مگر اعتدال و تناسب کے ساتھ) تھا۔

خوبصُورت کندھے

۸۴ حضرت علی رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ رسول اللہ ﷺ کے کندھے بڑے بڑے اور ان کی درمیانی جگہ پر بھی گوشت تھا۔

۸۵ حضرت علی رضی اللہ عنہ ہی کا بیان ہے کہ رسول اللہ ﷺ کے کندھوں اور جوڑوں کی ہڈیاں بھاری بھرکم اور مضبوط تھیں۔

اس حدیث سے معلوم ہوتا ہے کہ رسول اللہ ﷺ کے اعضاء مبارک (اعتدال و توازن کے ساتھ) مضبوط' بھاری اور بڑے بڑے تھے۔

---

۸۱ مسند امام احمد ص ۸۹ ج ۱
۸۲ شمائل ترمذی ص ۲۰
۸۳ صحیح بخاری ص ۸۷۶ ج ۲ (طبع ہند)
۸۴ شمائل ترمذی مترجم ص ۱۷
۸۵ مستدرک حاکم ص ۶۰۶ ج ۲

فراخ سینہ

۸۶ حضرت ہند بن ابی ہالہ رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا سینہ مبارک چوڑا، پیٹ اور سینہ ہموار تھے۔

۸۷ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا سینہ مبارک کشادہ، مضبوط اور شفاف تھا، صاف اور ہموار شیشہ کی طرح سفید اور جلد چودھویں رات کے چاند کے مانند۔

۸۸ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا حلیہ مبارک بیان کرتے ہوئے فرماتے ہیں کہ آپ کی ہتھیلیاں اور پاؤں پُر گوشت، پنڈلیاں موٹی اور گداز، کلائیاں بڑی اور دراز، بازو، کندھے گٹھے ہوئے اور مضبوط، دونوں مونڈھوں کا درمیانی فاصلہ ذرا زیادہ، سینہ کشادہ، سر کے بال قدرے خمدار، پلکیں لمبی، خوبرو، خوبصورت اور گھنی داڑھی، کان لمبے اور دلکش، درمیانہ قد نہ زیادہ طویل نہ بالکل پست، رنگت میں گل لالہ، آگے چلتے یا پیچھے مڑتے تو مکمل طور پر، میں نے آپؐ سے زیادہ حسین و جمیل کسی کو نہ دیکھا نہ سنا۔

---

۸۶ شمائل ترمذی ص ۲۰

۸۷ دلائل النبوۃ ص ۳۱۷ ج ۱

۸۸ دلائل النبوۃ ص ۳۱۷ ج ۱

شکمِ اطہر

۸۹ حضرت ام معبد رضی اللہ عنہا نبی اکرم ﷺ کا حلیہ بیان کرتے ہوئے فرماتی ہیں کہ آپؐ کا پیٹ نہ تو ہموار اور سڈول تھا کہ اندر کو دھنسا ہو بلکہ حسن و جمال کے قالب میں ڈھلا ہوا' نہ ہی بھاری بھرکم ہونے کی بنا پر توندلے پن کا شکار۔

۹۰ حضرت ام ہانی رضی اللہ عنہا کا بیان ہے کہ رسول اللہ ﷺ کا پیٹ مبارک لپٹے ہوئے کاغذ کی طرح نازک اور لطیف تھا' نزاکت و لطافت میں تہ بہ تہ کاغذوں کی طرح تھا)

* دوسری روایت میں ہے کہ رسول اللہ ﷺ کے مبارک پیٹ کے شکن نرمی اور چمک میں سونے کے تاروں جیسے تھے ۔

۹۱ حضرت ہند بن ابی ہالہ رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ رسول اللہ ﷺ کا پیٹ اور سینہ ہموار تھا۔

۹۲ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ کا بدن مبارک گویا کہ چاندی سے ڈھلا ہوا تھا' آپ کے موئے مبارک خمدار' اعتدال اور مناسبت کے ساتھ بڑا پیٹ 'کندھوں کے جوڑ اور ہڈیاں مضبوط اور بڑی بڑی چلتے وقت پورے جماؤ کے ساتھ زمین پر قدم رکھتے۔

---

۸۹ دلائل النبوۃ ص ۲۲۲ ج ۲
۹۰ مجمع الزوائد بحوالہ طبرانی ص ۲۸۰ ج ۸
۹۱ شمائل ترمذی مترجم
۹۲ دلائل النبوۃ ص ۱۷۹ ج ۱

متوازن ناف

۹۳ حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ کے سینہ مبارک سے لے کر ناف تک ایک باریک لمبی دھاری تھی۔

* دوسری روایت میں ہے کہ آپ کے بدن مبارک پر بال نہیں تھے صرف سینہ اور ناف تک بالوں کی لکیر تھی ۔

۹۴ حضرت ہند بن ابی ہالہ رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ رسول اللہ ﷺ کے بدن کا وہ حصہ جو کھلا رہتا وہ بہت روشن اور چمکدار تھا ناف اور سینہ کے درمیان لکیر کی طرح بالوں کی ایک باریک دھاری تھی اس کے علاوہ دونوں چھاتیاں اور پیٹ مبارک بالوں سے خالی تھا' البتہ دونوں بازوؤں' کندھوں اور سینہ مبارک کے بالائی حصہ پر کچھ بال تھے۔

۹۵ حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ کے پیٹ اور سینہ مبارک پر باریک دھاری کے علاوہ کہیں بال نہ تھے۔

۹۶ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کا بیان ہے کہ رسول اللہ ﷺ کا سینہ مبارک کشادہ' حلق کے نیچے کا حصہ ناف تک بالوں کی باریک دھاری سے ملا ہوا' سینے اور پیٹ پر اس کے علاوہ کہیں بال نہ تھے۔

---

۹۳ مستدرک حاکم ص ۶۰۲ ج ۲
۹۴ شمائل ترمذی مترجم ص ۲۰
۹۵ مسند امام احمد ص ۸۱ ج ۱
۹۶ دلائل النبوۃ ص ۲۹۸ ج ۱

۹۷ حضرت ابو امامہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ کے مونڈھے بھاری اور پر گوشت تھے' دونوں کلائیوں اور سینے پر کچھ بال تھے' ہاتھ پاؤں کی انگلیاں اعتدال کے ساتھ موٹی اور گوشت سے بھری ہوئی' سینے سے ناف تک بالوں کی ایک ہلکی سی لمبی لکیر تھی۔

۹۸ عدوی قبیلے کا ایک آدمی اپنے دادا سے بیان کرتا ہے کہ رسول اللہ ﷺ کے حلق مبارک سے سینے تک دھاگے کی طرح بالوں کی لمبی لکیر تھی۔

سڈول کمر

۹۹ حضرت محرش کعبی رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے جعرانہ مقام سے رات کے وقت عمرہ کا احرام باندھا۔ میں نے آپ ؐ کی کمر دیکھی جو سفیدی اور چمک میں گویا چاندی سے ڈھلی ہوئی تھی۔

مضبوط کلائیاں

۱۰۰ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ رسول اللہ ﷺ کی کلائیاں مرمریں اور دراز' دونوں کندھوں کے درمیان عام پیمانے سے کچھ

---

۹۷ طبقات ابن سعد ص ۴۱۵ ج ۱
۹۸ دلائل النبوۃ ص ۲۴۸ ج ۱
۹۹ مسند امام احمد ص ۴۲۶ ج ۳
۱۰۰ مسند امام احمد ص ۳۲۸ ج ۲

زیادہ فاصلہ، آنکھوں کی پلکیں طویل، جب آپؐ آگے یا پیچھے دیکھتے تو پورے وجود کے ساتھ متوجہ ہوتے ۔

۱۰۱ حضرت ہند بن ابی ہالہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی کلائیاں لمبی لمبی، جوڑوں کی ہڈیاں مضبوط اور کلاں، دونوں کلائیوں پر چھوٹے چھوٹے خوبصورت بال تھے۔

۱۰۲ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے بازو موٹے اور کلائیاں اعتدال کے ساتھ بڑی تھیں۔

کسرتی پنڈلیاں

۱۰۳ حضرت جابر بن سمرہ رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی پنڈلیاں زیادہ بھاری بھرکم اور پرگوشت نہ تھیں، ہلکی ہلکی سونتی ہوئی تھیں۔

۱۰۴ حضرت سراقہ بن مالک رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اونٹنی پر سوار تھے میں نے قریب ہو کر آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی پنڈلی کو دیکھا جو سفید رنگت اور لطافت میں خوشہ کھجور کے اندرونی گودے کی طرح تھی۔

۱۰۵ حضرت ابو جحیفہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: میں نے ایک دفعہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی پنڈلیوں کی چمک اور سفیدی کو دیکھا۔

---

۱۰۱ شمائل ترمذی مترجم ص ۲۰
۱۰۲ دلائل النبوۃ ص ۱۸۱ ج ۱
۱۰۳ مصنف ابن ابی شیبہ ص ۵۱۳ ج ۱۱
۱۰۴ دلائل النبوۃ ص ۲۰۷ ج ۱
۱۰۵ صحیح بخاری ص ۵۶۷ ج ۷

ترشی ہوئی ایڑیاں

۱۰۶ حضرت جابر بن سمرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی ایڑیوں پر گوشت بہت کم تھا۔

* ملاحظہ : ایڑیوں پر تھوڑا گوشت ہونا آدمی کے حسن و جمال میں اضافے کا باعث ہے۔

خوشنما اور متوازن پاؤں

۱۰۷ حضرت ہند بن ابی ہالہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے تلوے قدرے گہرے' قدم ہموار اور چکنے کہ ان پر پانی نہ ٹھہرتا بلکہ فوراً ڈھل جاتا' چلتے وقت پوری طرح قدم اٹھاتے۔ زمین پر آہستہ آہستہ رکھتے ہوئے آگے کو جھک کر تشریف لے جاتے۔

۱۰۸ حضرت علی رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی ہتھیلیاں اور پاؤں پر گوشت تھے۔

۱۰۹ حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا سر مبارک بڑا' مگر اعتدال اور مناسبت کے ساتھ' قدم موٹے پر گوشت اور ہتھیلیاں فراخ تھیں۔

---

۱۰۶ صحیح مسلم ص ۲۵۸ ج ۲ (طبع ہند) ۱۰۸ مسند امام احمد ص ۸۹ ج ۱
۱۰۷ شمائل ترمذی مترجم ص ۲۱ ۱۰۹ صحیح بخاری ص ۳۵۷ ج ۱۰

۱۱۰ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے تلوے گہرے نہیں تھے، بلکہ نیچے سے بھرے ہوئے، چلتے وقت قدم کا نچلا حصہ مکمل طور پر زمین پر رکھتے۔

۱۱۱ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کا بیان ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے تلوے گہرے نہ تھے بلکہ پاؤں کا نچلا حصہ پورا زمین پر لگتا تھا۔

وضاحت : مذکورہ بالا احادیث میں بظاہر کچھ تعارض ہے کیونکہ ایک حدیث میں ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے تلوے گہرے تھے جبکہ دوسری احادیث میں اس کی نفی کی گئی ہے اس کی تطبیق یہ ہے کہ اوائل عمر میں تلوے گہرے تھے اور آخر عمر میں بڑھاپے کی وجہ سے بدن مبارک کچھ فربہ ہوگیا تو پاؤں کے تلوے برابر ہوگئے اور ان کی گہرائی ختم ہوگئی۔ واللہ اعلم۔

گٹھے ہوئے جوڑ

۱۱۲ حضرت علی رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے اعضاء کے جوڑوں کی ہڈیاں بڑی بڑی تھیں۔

۱۱۳ حضرت علی رضی اللہ عنہ کا ہی بیان ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے جوڑوں کے ملنے کی ہڈیاں (مثلاً کہنیاں، گھٹنے اور کندھے) موٹی اور مضبوط تھیں۔

۱۱۰ دلائل النبوۃ ص ۲۴۵ ج ۱ — ۱۱۲ شمائل ترمذی مترجم ص ۱۴

۱۱۱ دلائل النبوۃ ص ۳۱۷ ج ۱ — ۱۱۳ شمائل ترمذی مترجم ص ۱۷

۱۱۴ حضرت ہند بن ابی ہالہ رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے جوڑوں کی ہڈیاں مضبوط اور کلاں تھیں۔

خوبصورت ہتھیلیاں

۱۱۵ حضرت انس رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی ہتھیلیاں گداز اور ہاتھ اعتدال کے ساتھ بڑے تھے۔

۱۱۶ حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی ہتھیلیاں پُر گوشت تھیں۔

۱۱۷ حضرت ہند بن ابی ہالہ رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی ہتھیلیاں کشادہ تھیں۔

۱۱۸ حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: میں نے ریشم کا کوئی دبیز یا باریک کپڑا ایسا نہیں چھُوا جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی ہتھیلی سے زیادہ نرم اور گداز ہو۔

۱۱۹ حضرت جابر بن سمرہ رضی اللہ عنہ کا بیان ہے: میں نے مدینہ منورہ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ نماز ظہر پڑھی پھر آپ اپنے اہل خانہ کے ہاں تشریف لے گئے، میں بھی آپ کے ساتھ ہولیا، بچوں نے آپؐ کا استقبال کیا۔ آپؐ کمال شفقت اور پیار سے ایک ایک کے

---

۱۱۴ شمائل مترجم ص ۲۰
۱۱۵ بخاری ص ۳۵۷
۱۱۶ شمائل ترمذی ص ۱۷
۱۱۷ شمائل ترمذی مترجم ص ۲۱
۱۱۸ بخاری ص ۵۶۶ ج ۲
۱۱۹ صحیح مسلم ص ۲۵۶ ج ۲

رخسار تھپتھپاتے' چونکہ میں بھی بچہ تھا آپ نے میرے رخسار پر بھی ہاتھ پھیرا تو میں نے آپ کے ہاتھ میں ایسی ٹھنڈک اور خوشبو محسوس کی کہ گویا آپ نے ابھی ابھی عطار کے عطر دان سے ہاتھ نکالا ہے۔

۱۲۰ حضرت انس رضی اللہ عنہ یا حضرت جابر رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے قدم مبارک اور ہتھیلیاں پُرگوشت تھیں۔

۱۲۱ حضرت ابو جحیفہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وادی بطحا میں تھے کہ لوگ تبرک کے طور پر آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے ہاتھ مبارک پکڑتے اور انہیں اپنے چہروں سے لگاتے' میں نے بھی آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا ہاتھ اپنے چہرہ پر رکھا تو وہ برف سے زیادہ ٹھنڈا اور مشک سے زیادہ خوشبودار تھا۔

انگشت ہائے دل آویز

۱۲۲ حضرت ہند بن ابی ہالہ رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی انگلیاں موزوں حد تک دراز تھیں۔

۱۲۳ حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ہاتھ مبارک پُرگوشت (اسی تناسب سے آپ کی انگلیاں) آپ کے بعد میں نے آپ سا کوئی خوبصورت نہیں دیکھا۔

۱۲۰ صحیح بخاری ص ۳۵۷ ج ۱۰ — ۱۲۲ شمائل ترمذی مترجم ص ۲۱
۱۲۱ صحیح بخاری ص ۵۶۵ ج ۶ — ۱۲۳ صحیح بخاری ص ۳۵۷ ج ۱۰

۱۲۴ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کا بیان ہے کہ رسول اللہ ﷺ کی ہتھیلیاں کشادہ اور انگلیاں مخروطی اعتدال کے ساتھ لمبی تھیں۔

کندھوں کا درمیانی حصّہ

۱۲۵ حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ رسول اللہ ﷺ کا پیکر درمیانی تھا' دونوں کندھوں کے درمیان ذرا دوری تھی۔ (یعنی کمر کا بالائی حصہ چوڑا تھا)

۱۲۶ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ کے کندھوں کا درمیانی فاصلہ عام پیمانے سے زیادہ تھا۔

۱۲۷ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ ہی کا بیان ہے کہ رسول اللہ ﷺ کے بازو پُر گوشت' دونوں کندھے مضبوط اور ان کے درمیان کا حصہ ذرا زیادہ چوڑا تھا۔

۱۲۸ حضرت ہند بن ابی ہالہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ کے دونوں مونڈھوں کے درمیان قدرے زیادہ فاصلہ تھا۔

۱۲۹ حضرت علی رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ رسول اللہ ﷺ کے دونوں کندھے اعتدال کے ساتھ بڑے تھے۔

---

۱۲۴ دلائل النبوۃ ۲۱۷ ج ۱
۱۲۵ صحیح بخاری
۱۲۶ دلائل النبوۃ ص ۲۴۵ ج ۱
۱۲۷ طبقات ابن سعد ص ۴۱۵ ج ۱
۱۲۸ شمائل ترمذی ص ۲۰
۱۲۹ طبقات ابن سعد ص ۴۱۰ ج ۱

۱۳۰ حضرت ابوامامہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے دونوں مونڈھے پُر گوشت تھے۔

خُوبرو کان

۱۳۱ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے کان مبارک خوبصورت اور ہر لحاظ سے متناسب تھے۔

۱۳۲ حضرت علی رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ مجھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے یمن بھیجا' میں ایک دن لوگوں کو وعظ و نصیحت کر رہا تھا کہ ایک یہودی عالم ہاتھ میں کتاب لے آیا' مجھے دیکھ کر کہنے لگا۔ کہ ابو القاسم صلی اللہ علیہ وسلم کا حلیہ بیان کرو۔

حضرت علی رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ میں نے اسے بتایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نہ تو پست قامت ہیں اور نہ ہی زیادہ دراز قد (بلکہ آپ کا قد درمیانہ تھا) بال مبارک نہ زیادہ پیچ دار اور نہ بالکل کھڑے کھڑے بلکہ بال گھنے سیاہ قدرے خمیدہ ہیں' سر مبارک اعتدال کے ساتھ بڑا' رنگ گورا سرخی مائل' جوڑوں کی ہڈیاں بڑی بڑی' ہاتھ اور قدم پُر گوشت' سینہ پر ناف تک بالوں کی ہلکی سی لکیر' پلکیں دراز' ابرو پیوستہ' پیشانی کشادہ اور ہموار دونوں کندھوں کے درمیان قدرے زیادہ فاصلہ جب آپؐ چلتے تو قدرے جھک کر گویا کسی ڈھلوان سے اتر رہے ہیں۔ میں نے آپؐ سے پہلے اور بعد

---

۱۳۰ طبقات ابن سعد ص ۴۱۵ ج ۱
۱۳۱ طبقات ابن سعد ص ۴۱۵ ج ۱
۱۳۲ البدایہ والنہایہ ص ۱۸ ج ۶

میں کوئی آپ ؐ سا نہیں دیکھا۔

حضرت علی رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ پھر میں خاموش ہوگیا' یہودی عالم کہنے لگا کیا ہوا! میں نے اسے جواب دیا کہ مجھے تو آپ کا حلیہ مبارک اسی قدر یاد ہے یہودی عالم کہنے لگا کہ آپ کی آنکھوں میں سرخی' خوبصورت داڑھی' خوب رو کان متناسب' آگے پیچھے دیکھتے تو پورے وجود کے ساتھ حضرت علی رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ اللہ کی قسم! رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا یہی حلیہ مبارک ہے"۔ ☆

گھنے سیاہ بال

۱۳۳ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کا بیان ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ابتدا میں جن امور کے متعلق کوئی حکم نازل نہیں ہوتا تھا' اہل کتاب کی موافقت پسند فرماتے تھے۔ اہل کتاب بغیر مانگ نکالے بالوں کو چھوڑ دیتے تھے جبکہ مشرکین مانگ نکالا کرتے تھے اس بنا پر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پہلے تو سر کے بالوں کو (پیشانی پر) ویسے ہی چھوڑ دیتے پھر (اہل کتاب کی مخالفت کرتے ہوئے) مانگ نکالنے لگے۔

---

۱۳۳ صحیح بخاری ص ۳۶۱ ج ۱۰

☆ یہ حدیث متعدد طرق سے مروی ہے اس میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے جن اوصاف جمال کا ذکر ہوا ہے وہ کتب احادیث میں بکثرت ملتے ہیں جس کا پہلے بھی ذکر ہو چکا ہے اس حدیث میں آپ کے مبارک کانوں کا بیان ہے کہ وہ انتہائی خوبصورت' متناسب اور ہر قسم کے ظاہری و باطنی عیب سے پاک تھے۔ الحمدللہ علی ذالک

۱۳۴ حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ اپنے بالوں میں کنگھی کر کے پیشانی پر چھوڑ دیتے تھے لیکن بعد میں مانگ نکالا کرتے تھے۔

۱۳۵ حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ رسول اللہ ﷺ کے بال مبارک کندھوں تک لمبے تھے۔

۱۳۶ حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہ ہی کا بیان ہے کہ رسول اللہ ﷺ کے بال بڑے بڑے تھے جو کان کی لو تک پہنچے ہوئے تھے۔

۱۳۷ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کا بیان ہے کہ رسول اللہ ﷺ کے بال مبارک کان کی لو سے زیادہ اور کندھوں سے کم تھے یعنی نہ زیادہ لمبے تھے اور نہ بالکل چھوٹے بلکہ متوسط درجے کے تھے۔

یہ بھی ثابت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے حجۃ الوداع کے موقع پر اپنے سر مبارک کے تمام بال منڈوائے تھے' اس کے بعد آپ صرف اکیاسی دن زندہ رہے۔

۱۳۸ حضرت ام ہانی رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں: کہ رسول اللہ ﷺ جب فتح کے موقع پر مکہ مکرمہ تشریف لائے تو آپ چار گیسو تھے۔

۱۳۹ حضرت انس رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ رسول اللہ ﷺ کے بال نصف کانوں تک تھے۔

---

۱۳۴ مسند امام احمد ص ۲۱۵ ج ۳
۱۳۵ صحیح بخاری ص ۳۶۱ ج ۱۰
۱۳۶ صحیح مسلم ص ۲۵۸ ج ۲
۱۳۷ مسند امام احمد ص ۱۰۸ ج ۶
۱۳۸ شمائل ترمذی مترجم ص ۴۴
۱۳۹ صحیح مسلم ص ۲۵۸ ج ۲

۱۴۰ حضرت انس رضی اللہ عنہ ہی فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ کے بال آپ کے کندھوں اور کانوں کے درمیان تھے۔

۱۴۱ حضرت انس رضی اللہ عنہ ہی کا بیان ہے کہ رسول اللہ ﷺ کے بال کانوں اور شانوں کے مابین تھے۔

۱۴۲ حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ کے بال نہ تو انتہائی پیچ دار اور نہ بالکل سیدھے تنے ہوئے (بلکہ قدرے خمیدہ تھے)۔

۱۴۳ حضرت علی رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ رسول اللہ ﷺ کے بال ہلکا خم لئے ہوئے تھے نہ بالکل سیدھے کھڑے ہوئے اور نہ زیادہ گھونگھریالے۔

۱۴۴ حضرت ہند بن ابی ہالہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ کے بال مبارک کسی قدر بل کھائے ہوئے تھے اگر بسہولت مانگ نکل آتی تو نکال لیتے اور اگر کسی وجہ سے بسہولت نہ نکلتی تو اس وقت نہ نکالتے جب بال زیادہ ہوتے تو کان کی لو سے متجاوز ہو جاتے تھے۔

۱۴۵ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ رسول اللہ ﷺ کے بال انتہائی سیاہ تھے۔

۱۴۶ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ ہی کا بیان ہے کہ رسول اللہ ﷺ

---

۱۴۰ صحیح مسلم ص ۲۵۸ ج ۲
۱۴۱ ابن ماجہ حدیث رقم ۳۶۳۴
۱۴۲ صحیح بخاری ۳۵۶ ج ۱۰
۱۴۳ مسند امام احمد ص ۹۶ ج ۱
۱۴۴ شمائل ترمذی مترجم ص ۲۰
۱۴۵ دلائل النبوہ ص ۱۸۱ ج ۱

(سیمیں بدن تھے) جسم مبارک گویا چاندی سے ڈھالا گیا ہے اور آپ کے بال مبارک قدرے خمدار تھے۔

۱۴۷ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کا بیان ہے کہ رسول اللہ ﷺ کے بال مبارک خوبصورت اور قدرے خمدار تھے' نہ بالکل سیدھے اور نہ ہی زیادہ پیچ دار' جب ان میں کنگھی کرتے تو ہلکی لہریں بن جاتیں جیسا کہ ریت کے ٹیلے یا پانی کے تالاب میں ہوا چلنے سے ابھر آتی ہیں اور جب کچھ وقت کنگھی نہ کرتے تو آپس میں مل کر انگوٹھی کی طرح حلقوں کی شکل اختیار کر لیتے' پہلے پہل اپنے بالوں میں کنگھی کر کے انہیں پیشانی پر چھوڑ دیتے تھے (جیسا کہ گھوڑوں کے بال پیشانی پر کھلے چھوڑے جاتے ہیں۔)

پھر حضرت جبرئیل علیہ السلام سر کے بالوں میں مانگ نکال کر تشریف لائے تو آپ نے بھی یہی مانگ نکالنا شروع کر دی' آپ کے بال کانوں کی لو تک ہوتے بعض اوقات کندھوں تک پہنچ جاتے کبھی کبھی ایسا بھی ہوتا کہ آپ بالوں کی مینڈھیاں بنا لیتے پھر دایاں کان دونوں گیسوؤں کے درمیان' اسی طرح بایاں کان بھی دونوں گیسوؤں کے درمیان بڑا حسین اور خوشنما منظر پیش کرتا ایسا

---

۱۴۶ شمائل ترمذی مترجم ص ۲۵

۱۴۷ دلائل النبوۃ ص ۲۹۸ ج ۱' نیز اس حدیث کو ابو نعیم الاصفہانی نے بھی روایت کیا ہے اس حدیث میں آپ کے بالوں کے متعلق جو اوصاف ذکر کیے گئے ہیں ان کی تائید دیگر احادیث سے بھی ہوتی ہے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے رسول اللہ ﷺ کے بالوں کی خوبصورت منظر کشی بڑے دلکش انداز میں کی ہے.

معلوم ہوتا کہ گھنے سیاہ بالوں کے درمیان خوبصورت کان چمکدار ستاروں کی طرح جگمگا رہے ہیں۔

پُرنور داڑھی

۱۴۸ حضرت علی رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا سر مبارک اعتدال کے ساتھ بڑا اور داڑھی مبارک گھنی تھی۔

۱۴۹ حضرت جابر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی داڑھی کے بال بھرپور تھے۔

۱۵۰ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا حلیہ مبارک بیان کرتے ہوئے فرماتے ہیں کہ آپ کی داڑھی مبارک سیاہ گھنی اور دہن مبارک خوبصورت اور حسین تھا۔

۱۵۱ حضرت ہند بن ابی ہالہ رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی داڑھی مبارک بہت گنجان تھی۔

۱۵۲ حضرت ام معبد رضی اللہ عنہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا حلیہ مبارک بیان کرتے ہوئے فرماتی ہیں کہ آپ کی داڑھی مبارک گنجان اور گھنی تھی۔

۱۵۳ حضرت یزید فارسی جو قرآن مجید کی کتابت کیا کرتے تھے

---

۱۴۸ طبقات ابن سعد ص ۴۱۱ ج ۱

۱۴۹ صحیح مسلم ص ۲۵۹ ج ۲

۱۵۰ دلائل النبوۃ ص ۳۱۷ ج ۱

۱۵۱ شمائل ترمذی مترجم ص ۲۰

۱۵۲ مستدرک حاکم ص ۱۰ ج ۳

فرماتے ہیں میں نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کے زمانہ حیات میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو خواب میں دیکھا' میں نے اپنا خواب حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے ذکر کیا تو انہوں نے پہلے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد گرامی سنایا کہ جو مجھے خواب میں دیکھتا ہے وہ حقیقتاً مجھ ہی کو دیکھتا ہے اس لئے کہ شیطان میری صورت نہیں بنا سکتا ۔ یہ فرمان مبارک سنانے کے بعد انہوں نے مجھ سے پوچھا کہ خواب میں دیکھی ہوئی صورت کا حلیہ بیان کر سکتے ہو' میں نے عرض کیا جی ہاں! رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا ڈیل ڈول' قدو قامت دونوں معتدل اور درمیانی تھی (جسم مبارک نہ زیادہ فربہ اور نہ دبلا پتلا' ایسے ہی قد مبارک نہ زیادہ لمبا اور نہ کوتاہ بلکہ معتدل) آپ کا رنگ کھلتا گندمی سفیدی مائل' آنکھیں سرمگیں' خندہ دہن' خوبصورت ماہ تابی چہرہ' داڑھی نہایت گنجان جو پورے چہرہ انور کا احاطہ کئے سینہ مبارک کے ابتدائی حصہ پر پھیلی ہوئی تھی ۔ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما گویا ہوئے کہ اگر تم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو حالت بیداری میں دیکھتے تو اس سے زیادہ وضاحت کے ساتھ آپ کا حلیہ مبارک نہ بیان کر سکتے۔

۱۵۴ داڑھی مبارک کے گنجان ہونے کے متعلق حضرت عبداللہ ابن مسعود' حضرت علی اور حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہم

---

۱۵۳ مسند امام احمد ص ۳۶۱ ج ۱

۱۵۴ حدیث ابن مسعود: البدایہ والنہایہ ص ۲۰ ج ۶ حدیث علی: طبقات ابن سعد ص ۴۱۰ ج ۱'
حدیث براء بن عازب: ابو داؤد رقم ۴۱۸۳

سے بھی روایات مروی ہیں۔

۱۵۵ داڑھی مبارک کے خوبصورت ہونے کے متعلق حضرت ابو ہریرہ، حضرت علی، حضرت سعد بن ابی وقاص اور جہضم بن صماک رضی اللہ عنہم سے احادیث مروی ہیں۔

وضاحت: ترمذی میں مروی وہ حدیث جس میں ذکر ہے۔ کہ رسول اللہ ﷺ اپنی داڑھی مبارک کو طول و عرض (قینچی کے ساتھ) ہموار کرتے تھے۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ اس کے متعلق فرماتے ہیں کہ یہ حدیث غریب یعنی ضعیف☆ ہے اس بنا پر اس روایت کو مذکورہ بالا تصریحات کے مقابلہ میں بطور دلیل نہیں پیش کیا جا سکتا۔ لہٰذا ایک مسلمان جو کتاب و سنت پر عمل پیرا ہونے کا مدعی ہے اسے چاہیئے کہ اپنی

---

۱۵۵ حدیث ابو ہریرۃ: طبقات ابن سعد ص ۴۱۵ ج ۱، حدیث علی: طبقات ابن سعد ص ۴۱۲ ج ۱ حدیث سعد بن ابی وقاص: طبقات ابن سعد ص ۴۱۸ ج ۱، حدیث جہضم: دلائل النبوۃ اور طبرانی میں سے ایک آدمی سے بیان کرتے ہیں جس نے رسول اللہ ﷺ کو دیکھا کہ آپ خوبصورت داڑھی والے تھے۔

☆ اس کی سند میں عمر بن ہارون البلخی سے جس کے متعلق امام احمد، ابن مہدی، امام نسائی اور ابو علی نیشاپوری فرماتے ہیں کہ متروک ہے، امام یحییٰ بن معین فرماتے کہ جھوٹا اور خبیث انسان ہے، امام ذہبی نے اس کے ترجمہ میں مذکورہ منکر حدیث کا ذکر کیا ہے (میزان الاعتدال ص ۲۲۸ ج ۳ نیز الکامل لابن عدی ص ۲۴۳ ج ۲ اور الضعفاء للعقیلی ص ۲۸۸ میں بھی یہ ضعیف حدیث موجود ہے اس بنا پر یہ حدیث انتہائی کمزور ہے اگرچہ اول درجے کی موضوع نہیں۔

البتہ محدث عصر علامہ ناصر الدین البانی نے اس حدیث کو موضوع قرار دیا ہے (سلسلہ الاحادیث الضعیفہ ص ۳۰۴ ج ۱) مترجم

داڑھی کو بڑھائے، اس کی کانٹ چھانٹ میں نہ لگا رہے بلکہ اس کے بالوں کو سلیقے اور شائستگی سے رکھنے کا اہتمام کرے۔
رسول اللہ ﷺ کی سنت کی پیروی کا یہی تقاضا ہے۔

مونچھیں

۱۵۶ حضرت ابن جریج رحمۃ اللہ علیہ نے ایک دفعہ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے کہا کہ آپ اپنی مونچھوں کو پست رکھتے ہیں اس پر حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما نے فرمایا: میں نے رسول اللہ ﷺ کو ایسا کرتے دیکھا ہے یعنی آپ بھی لبوں کے بال پست رکھتے تھے۔

۱۵۷ حضرت عبدالرحمٰن بن زیاد اپنے بزرگوں (صحابہ کرام) سے بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ اپنی مونچھیں اطراف سے کاٹ دیا کرتے تھے۔

۱۵۸ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کا بیان ہے کہ رسول اللہ ﷺ اپنی لبوں کے زائد بالوں کو کاٹ دیتے اور فرماتے حضرت ابراہیم علیہ السلام بھی اپنے لبوں کے بال کتر دیتے تھے۔

۱۵۹ حضرت مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ نے ایک دفعہ اپنی مونچھوں کے نیچے مسواک رکھ کر انہیں پست کیا تھا۔

---

۱۵۶ طبقات ابن سعد ص ۴۴۹ ج ۱ ۱۵۸ طحاوی ص ۲۴۰ ج ۴ (شرح معانی الاثار)
۱۵۷ طبقات ابن سعد ص ۴۴۹ ج ۱ ۱۵۹ مسند امام احمد ص ۲۵۲ ج ۴

داڑھی بچہ

۱۶۰ حضرت ابو جحیفہ رضی اللہ عنہ کا بیان ہے: میں نے رسول اللہ ﷺ کے نچلے ہونٹ کے نیچے عنفقہ (داڑھی بچہ) میں سفیدی دیکھی۔ دوسری روایت میں ہے کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کے عنفقہ (داڑھی بچہ) میں سفید بال دیکھے۔

۱۶۱ حضرت انس رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے خضاب نہیں لگایا تھا صرف کنپٹی کے بالوں میں کچھ سفیدی تھی نیز آپ کے عنفقہ (داڑھی بچہ) اور سر مبارک میں چند بال سفید تھے۔

۱۶۲ حضرت جریر بن عثمان نے حضرت عبداللہ بن بسر رضی اللہ عنہ سے پوچھا کہ رسول اللہ ﷺ بوڑھے ہوگئے تھے؟ انہوں نے جواب دیا کہ آپ کے عنفقہ (داڑھی بچہ) میں چند بال سفید تھے۔

سفید نقرئی بال

۱۶۳ حضرت انس رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ رسول اللہ ﷺ کی وفات کے وقت آپ کے سر اور داڑھی میں بیس بال بھی سفید نہ تھے۔

۱۶۴ محمد بن سیرین کہتے ہیں: میں نے حضرت انس رضی اللہ عنہ سے

---

۱۶۰ صحیح بخاری ص ۵۶۳ ج ۲
۱۶۱ صحیح مسلم ص ۲۵۹ ج ۲
۱۶۲ صحیح بخاری ص ۵۶۳ ج ۲
۱۶۳ صحیح بخاری ص ۵۶۳ ج ۲
۱۶۴ صحیح مسلم ص ۲۸۹ ج ۲

رسول اللہ ﷺ کے خضاب لگانے کے متعلق سوال کیا تو آپؐ نے جواب دیا کہ رسول اللہ ﷺ کے گنتی کے چند بال سفید آئے تھے۔

۱۶۵ حضرت ثابت بنانی روایت کرتے ہیں کہ ایک دفعہ حضرت انس رضی اللہ عنہ سے رسول اللہ ﷺ کے بڑھاپے کے متعلق سوال ہوا۔ آپ نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے اپنے رسول ﷺ کو بڑھاپے کے عیب سے محفوظ رکھا آپ کے سر مبارک میں صرف سترہ یا اٹھارہ سفید بال تھے۔

۱۶۶ حضرت انس رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے بالوں کو خضاب نہیں لگایا صرف کنپٹی کے بالوں میں کچھ سفیدی تھی نیز آپ کے عنفقہ (داڑھی بچہ) اور سر مبارک میں چند بال سفید تھے۔

۱۶۷ حضرت حریز بن عثمان نے حضرت عبداللہ بن بسر رضی اللہ عنہ سے دریافت کیا کہ کیا رسول اللہ ﷺ کو بڑھاپا آیا تھا؟ انہوں نے جواب دیا کہ آپؐ کے عنفقہ (داڑھی بچہ) میں چند بال سفید تھے۔

۱۶۸ حضرت ابو جحیفہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کے عنفقہ (داڑھی بچہ) میں سفید بال دیکھے۔

۱۶۹ حضرت عثمان بن عبداللہ بن موہب قریشی کا بیان ہے کہ ہم حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا کے پاس گئے انہوں نے رسول اللہ

---

۱۶۵ مسند امام احمد ص ۲۵۴ ج ۳

۱۶۶ صحیح مسلم ص ۲۵۹ ج ۲

۱۶۷ صحیح بخاری ص ۵۰۳ ج ۱

۱۶۸ صحیح مسلم ص ۲۵۹ ج ۲

۱۶۹ صحیح بخاری ص ۸۷۵ ج ۲

ﷺ کے چند موئے مبارک دکھائے جو مہندی اور وسمہ کے استعمال کی وجہ سے سرخ رنگ کے تھے۔

۱۷۰ حضرت انس رضی اللہ عنہ کا بیان ہے: میں نے رسول اللہ ﷺ کے سر مبارک اور داڑھی مبارک میں چودہ سے زیادہ سفید بال نہیں شمار کئے۔

۱۷۱ سماک بن حرب کہتے ہیں کہ حضرت جابر بن سمرہ رضی اللہ عنہ سے سوال ہوا کہ رسول اللہ ﷺ کے سر مبارک میں سفید بال تھے؟ انہوں نے جواب دیا کہ نہیں البتہ آپ کی مانگ میں چند بال سفید تھے وہ بھی جب آپ تیل استعمال فرماتے تو محسوس نہیں ہوتے تھے یعنی تیل کی چمک میں بالوں کی سفیدی مستور ہو جاتی۔

۱۷۲ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کا بیان ہے کہ رسول اللہ ﷺ کے (سر اور داڑھی میں) تقریباً بیس بال سفید تھے۔

۱۷۳ حمید الغویل کا بیان ہے کہ حضرت انس رضی اللہ عنہ سے رسول اللہ ﷺ کے خضاب لگانے کے متعلق سوال کیا گیا تو آپ نے فرمایا کہ رسول اللہ ﷺ کی داڑھی کے اگلے حصہ میں زیادہ سے زیادہ بیس بال سفید تھے (ایسے حالات میں خضاب کی کیا ضرورت تھی؟)

۱۷۴ حضرت ابو رمثہ رفاعہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: میں اپنے لڑکے کو

---

۱۷۰ مسند امام احمد ص ۱۶۵ ج ۳
۱۷۱ شمائل ترمذی ص ۵۳
۱۷۲ مسند امام احمد ص ۹۰ ج ۲
۱۷۳ مستدرک حاکم ص ۶۰۸ ج ۲
۱۷۴ شمائل ترمذی مترجم ص ۵۴

ساتھ لے کر رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا' آپ نے فرمایا کیا یہ تیرا بیٹا ہے؟ میں نے عرض کیا جی ہاں! یہ میرا بیٹا ہے آپ اس کے گواہ رہیں (اس پر) رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ اس کی جنایت (جرم) کا بدلہ تجھ پر نہیں اور تیری جنایت (جرم) کا بدلہ اس پر نہیں ابو رمثہ کہتے ہیں کہ اس وقت میں نے رسول اللہ ﷺ کے کچھ بال سرخ دیکھے۔

ایک روایت میں ہے کہ جب میں رسول اللہ ﷺ کے پاس آیا تو آپ نے اپنی داڑھی مبارک کو مہندی لگا رکھی تھی [1]

ایک روایت میں ہے کہ رسول اللہ ﷺ مہندی اور وسمہ سے بالوں کو خضاب کرتے تھے اور آپ کے بال کندھوں پر پڑتے تھے۔[2]

۱۷۵ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ مدبوغ کھال کی جوتیاں پہنتے اور اپنی داڑھی مبارک کو ورس (ایک زرد رنگ کی گھاس) اور زعفران سے زرد فرمایا کرتے تھے۔

۱۷۶ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کا بیان ہے کہ ایک دفعہ حضرت ابوبکر صدیق نے رسول اللہ ﷺ سے کہا یا رسول اللہ! آپ تو بوڑھے ہو گئے آپ نے فرمایا! مجھے سورۃ ہود' سورۃ واقعہ' سورۃ المرسلات' سُورۃ عم یتساءلون اور سورۃ اذا الشمس کورت نے بوڑھا کر دیا۔

۱۔ ابو داؤد رقم ۸۰۶
۲۔ مسند امام احمد ص ۱۶۳ ج ۴
۱۷۵ ابو داؤد
۱۷۶ شمائل مترجم ص ۵۱

۱۷۷ حضرت ابو جحیفہ رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے میں نے کہا کہ آپ بوڑھے نظر آرہے ہیں آپ نے فرمایا مجھے سورہ ہود اور اس جیسی دوسری سورتوں نے بوڑھا کر دیا ہے۔

۱۷۸ عثمان بن موہب کہتے ہیں کہ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے دریافت کیا گیا کہ آیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے بالوں کو خضاب لگایا تھا تو آپ نے جواب دیا کہ ہاں! آپ نے بالوں کو خضاب لگایا تھا۔

۱۷۹ حضرت انس رضی اللہ عنہ کا بیان ہے: میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے رنگے ہوئے بال دیکھے۔

۱۸۰ حضرت عبداللہ بن محمد بن عقیل فرماتے ہیں: میں نے حضرت انس رضی اللہ عنہ کے پاس رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے رنگے ہوئے موئے مبارک دیکھے تھے۔

تعارض و تطبیق

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے مروی ان روایات سے معلوم ہوتا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے بال رنگے ہوئے تھے جبکہ انہیں سے مروی پہلی روایات میں خضاب کی نفی منقول ہے جیسا کہ صحیح مسلم کی احادیث میں ہے۔

اس تعارض میں تطبیق کی ایک صورت یہ ہے کہ ان مختلف روایات کو مختلف حالات و واقعات پر محمول کیا جائے یعنی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کبھی

---

۱۷۷ شمائل ترمذی ص ۵۱

۱۷۸ شمائل ترمذی مترجم ص ۵۵

کبھی اپنے بالوں کو خضاب لگایا اور اکثر اوقات میں خضاب کے بغیر ہی رہنے دیا۔ حضرت انس رضی اللہ عنہ نے ان دونوں حالات کا بچشم خود ملاحظہ اور اسے بیان کر دیا اس بنا پر آپ کے دونوں بیانات مبنی بر حقیقت ہیں۔[1]☆

تطبیق کی دوسری صورت یہ ہے کہ حضرت انس رضی اللہ عنہ سے خضاب کے متعلق انکار اور دوسرے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم سے اس کا اثبات منقول ہے۔ محدثین کا قاعدہ ہے کہ کسی چیز کا اثبات اس کے انکار پر مقدم ہوتا ہے اس لئے کہ ثابت کرنے والے کے پاس اضافی معلومات ہوتی ہیں جو نفی کرنے والے کے پاس نہیں ہوتیں۔ اس بنا پر اثبات والی روایات کو ترجیح ہوگی خاص طور پر حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما کی' کیونکہ ان کے متعلق ظن غالب ہے کہ انہوں نے خضاب کے متعلق معلومات اپنی بہن ام المومنین حضرت حفصہ رضی اللہ عنہا سے حاصل کی ہوں گی جو حضرت انس رضی اللہ عنہ کے پاس نہیں تھیں کیونکہ حضرت حفصہ رضی اللہ عنہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے سر مبارک کو صاف کرتے' دھوتے اور اس میں کنگھی کرتے وقت آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے بالوں کا مشاہدہ کرتی رہتی تھیں۔[2]☆

عنبریں پسینہ

۱۸۱ حضرت انس رضی اللہ عنہ کا بیان ہے: میں نے دبیز یا باریک ریشم یا

---

۱۷۹ شمائل ترمذی مترجم ص ۵۶ ۱ ☆ شرح مسلم للنووی ص ۲۰۹ ج ۲

۱۸۰ شمائل ترمذی مترجم ص ۵۶ ۲ ☆ البدایہ والنہایہ' فتح الباری ص ۳۵۴ ج ۱۰

کوئی اور چیز نہیں چھوئی جو رسول اللہ ﷺ کی ہتھیلیوں سے زیادہ نرم اور گداز ہو اور نہ ہی کوئی خوشبو سونگھی جو رسول اللہ ﷺ کی بدن کی خوشبو سے بڑھ کر ہو۔

۱۸۲ حضرت انس رضی اللہ عنہ ہی کا بیان ہے کہ رسول اللہ ﷺ کا رنگ سفید چمکدار، پسینہ گویا موتی، چلتے تو قدرے جھکاؤ کے ساتھ آگے بڑھتے، میں نے کوئی حریر و دیباج ایسا نہیں چھُوا جو آپؐ کی ہتھیلی سے زیادہ نرم ہو اور نہ ہی کوئی مشک و عنبر سونگھا جو آپ کی خوشبو سے بڑھ کر ہو۔

۱۸۳ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ کا مبارک پسینہ آبدار موتیوں جیسا مہکتی ہوئی مشک سے زیادہ خوشبو دار تھا۔

۱۸۴ حضرت جابر بن سمرہ رضی اللہ عنہ کا بیان ہے: میں نے مدینہ منورہ میں رسول اللہ ﷺ کے ہمراہ نماز ظہر ادا کی، پھر آپؐ اپنے گھر تشریف لے گئے میں بھی آپ کے ساتھ ہو لیا راستہ میں بچوں نے آپ کا استقبال کیا آپ کمال شفقت اور پیار سے ایک ایک کے رخسار پر ہاتھ پھیرتے چونکہ میں ابھی بچہ تھا آپ ﷺ نے میرے رخسار پر بھی ہاتھ پھیرا میں نے آپؐ کے دست مبارک میں ایسی

---

۱۸۱ صحیح بخاری ص ۵۶۶ ج ۲

۱۸۲ صحیح مسلم ص ۲۵۷ ج ۲

۱۸۳ دلائل النبوۃ

۱۸۴ صحیح مسلم ص ۲۵۶ ج ۲

ٹھنڈک اور خوشبو محسوس کی کہ گویا آپؐ نے ابھی ابھی اپنا ہاتھ خوشبو ساز کے عطردان سے نکالا ہے۔

۱۸۵ حضرت ثمامہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ حضرت ام سلیم رضی اللہ عنہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کیلئے گدا بچھا دیتیں اور آپؐ دوپہر کے وقت اس پر آرام فرماتے' جب آپؐ بیدار ہو کر تشریف لے جاتے تو ام سلیم رضی اللہ عنہا آپؐ کے پسینہ کو ایک شیشی میں محفوظ کر لیتیں پھر جمع شدہ پسینہ اور پہلے سے موجود آپ کے موئے مبارک اپنے عطردان کی مرکب خوشبو میں ملا دیتیں (اس طرح بہترین خوشبو تیار ہو جاتی) راوی کہتا ہے کہ حضرت انس رضی اللہ عنہ نے مرتے وقت وصیت کی کہ میری حنوط میں اس خوشبو کو ضرور استعمال کیا جائے چنانچہ آپ کے کفن وغیرہ کو لگانے کیلئے وہی خوشبو استعمال کی گئی جس میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پسینہ کی آمیزش تھی۔

۱۸۶ حضرت انس رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ایک دفعہ ہمارے گھر تشریف لائے اور قیلولہ فرمایا اس دوران آپؐ کو پسینہ آیا میری والدہ ام سلیم ایک شیشی لائیں اور آپ کا پسینہ (پونچھ) کر اس میں جمع کرنے لگیں' اتنے میں آپ بیدار ہوئے تو پوچھا کہ ام سلیم! تم یہ کیا کر رہی ہو؟ انہوں نے کہا کہ ہم اس پسینہ کو اپنی خوشبو میں ملائیں گے۔ اس سے بہترین خوشبو تیار ہو جاتی ہے۔

---

۱۸۵ صحیح بخاری ص ۷۰ ج ۱۱

ایک روایت میں ہے کہ آپؐ کا پسینہ ہمارے لئے' بچوں کیلئے خیر و برکت کا باعث ہو گا تو آپؐ نے ہمارے اس عمل کی تصویب فرمائی۔

۱۸۷ حضرت انس رضی اللہ عنہ ہی کا بیان ہے کہ رسول اللہ ﷺ جب نیند فرماتے تو آپ کو بہت پسینہ آتا میری والدہ ام سلیم رضی اللہ عنہا روئی کے ساتھ آپ کے پسینہ مبارک کو صاف کر کے ایک شیشی میں جمع کرتیں اور اسے عطر دان کی خوشبو میں ملا دیتیں اس سے بہترین خوشبو تیار ہو جاتی

۱۸۸ حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ مجھے تین چیزوں سے بڑی محبت ہے ایک صنف نازک سے بڑی ہمدردی ہے نیز مجھے خوشبو بہت پسند ہے' نماز میں تو میری آنکھوں کی ٹھنڈک کا سامان ہے۔

۱۸۹ حضرت علی رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ آپ کے چہرہ انور کا پسینہ آبدار موتیوں کی طرح اور اس کی مہک بہترین کستوری کی خوشبو سے بڑھ کر تھی۔

۱۹۰ حضرت انس رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ رسول اللہ ﷺ کا ایک عطر دان تھا (جس میں بہترین خوشبو جمع رہتی اور آپ کے استعمال میں آتی)

---

۱۸۷ مسند امام احمد ص ۲۳ ج ۳
۱۸۸ مسند امام احمد ص ۱۹۹ ج ۳
۱۸۹ طبقات ابن سعد ص ۱۰ ج ۱
۱۹۰ طبقات ابن سعد ص ۳۹۹ ج ۱

* حضرت جابر رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کسی راستہ سے تشریف لے جاتے اور آپ کے بعد کوئی دوسرا گزرتا تو آپ کے عطر بیز جسم اور پسینہ کی خوشبو سے معلوم کر لیتا کہ گزر گیا ہے ادھر سے وہ کاروان بہار۔

میانہ جسمِ اطہر

١٩١ حضرت ہند بن ابی ہالہ رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے اعضاء کی ساخت معتدل، بدن مبارک نہ موٹا اور نہ ڈھیلا بلکہ گٹھا ہوا مضبوط و توانا تھا۔

١٩٢ عدوی قبیلے کا ایک آدمی اپنے دادا سے بیان کرتا ہے (جس نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا تھا) کہ آپ کا مرمریں (گلابی) بدن، کندھوں تک بڑھے ہوئے خوبصورت بال، سُتواں ناک، باریک ابرو اور سینہ سے ناف تک بالوں کے لمبے دھاگے کی طرح باریک دھاری تھی۔

١٩٣ حضرت انس رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا جسم مبارک انتہائی خوبصورت تھا۔

---

* دارمی ص ٣٢ ج ١
١٩١ شمائل ترمذی ص ٢٠
١٩٢ دلائل النبوۃ ص ٢٤٨ ج ١
١٩٣ شمائل ترمذی ص ١٣

پُر جمال قد

۱۹۴ حضرت انس رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم خوبرو اور خوش اندام نہ دراز قد نہ پست قامت بلکہ درمیانی قد کے تھے۔

۱۹۵ حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نہ زیادہ لمبے اور نہ بالکل چھوٹے بلکہ آپ میانہ قامت تھے۔

۱۹۶ حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تمام لوگوں سے زیادہ حسین' خوبصورت' سڈول ساخت' نہ زیادہ لمبے اور نہ بالکل چھوٹے تھے۔

۱۹۷ حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا پسینہ مبارک آبدار موتیوں کی طرح' قامت مائل بہ درازی نہ زیادہ طویل اور نہ بالکل پست۔

۱۹۸ حضرت علی رضی اللہ عنہ ہی کا بیان ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا قد مبارک بہت لمبا نہیں تھا البتہ جب کسی مجمع میں ہوتے تو دوسروں سے قد نکلتا ہوا معلوم ہوتا۔

۱۹۹ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا قد مبارک درمیانہ مائل بہ درازی تھا۔

---

۱۹۴ صحیح بخاری ص ۳۵۶ ج ۱
۱۹۵ شمائل ترمذی مترجم ص ۱۵
۱۹۶ صحیح بخاری ص ۵۰۴ ج ۱
۱۹۷ طبقات ابن سعد ص ۴۱۰ ج ۱
۱۹۸ طبقات ابن سعد ص ۴۱۵ ج ۱
۱۹۹ طبقات ابن سعد ص ۴۱۵ ج ۱

۲۰۰ حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے بال قدرے خمیدہ اور قد مبارک متوسط تھا۔

۲۰۱ حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نہ لمبے نہ ٹھگنے بلکہ درمیانہ قدو قامت کے تھے۔

۲۰۲ حضرت ہند بن ابی ہالہ رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا قد مبارک لمبے تڑنگے آدمی سے چھوٹا اور متوسط قامت والے سے ذرا نکلا ہوا تھا۔

۲۰۳ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا حلیہ مبارک بیان کرتے ہوئے فرماتی ہیں کہ آپؐ کا جسم مبارک ترو تازہ' قد مبارک نہ زیادہ لمبا اور نہ بالکل پست۔ جب لوگوں سے الگ اکیلے چل رہے ہوتے تو درمیانہ قامت معلوم ہوتے۔

۲۰۴ حضرت ابوامامہ رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی انگلیاں مبارک موٹی تھیں' نہ چھوٹی تھیں اور نہ سخت۔ سینے سے ناف تک بالوں کی لمبی لکیر اور درمیانہ قد رکھتے تھے۔

---

۲۰۰ صحیح مسلم ص ۲۵۸ ج ۲
۲۰۱ شمائل ترمذی ص ۱۷
۲۰۲ شمائل ترمذی ص ۲۰
۲۰۳ دلائل النبوۃ للاصفہانی ص ۵۶۳
۲۰۴ طبقات ابن سعد ص ۴۱۵ ج ۱

معطّر نورانی بغلیں

۲۰۵ حضرت انس رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ رسول اللہ ﷺ دعا کرتے وقت اپنے دونوں ہاتھوں کو اتنا اونچا کرتے کہ بغلوں کی سفیدی نظر آنے لگتی۔

۲۰۶ حضرت انس رضی اللہ عنہ کی دوسری روایت میں ہے کہ دعا کے وقت ہاتھوں کو اتنا اوپر اٹھاتے کہ بغلوں کی چمک نظر آتی۔

۲۰۷ حضرت انس رضی اللہ عنہ ہی کا بیان ہے کہ رسول اللہ ﷺ کے جسم اطہر کی خوشبو سے بڑھ کر میں نے کوئی خوشبو نہیں سونگھی۔

۲۰۸ حضرت مالک بن بحینہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ سجدہ کرتے وقت اپنے بازوؤں کو اس قدر کھولتے کہ بغلوں تک سفیدی نظر آتی۔

❊ ایک صحابی رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ رسول اللہ ﷺ کی بغلوں کا پسینہ کستوری سے بھی زیادہ خوشبودار تھا۔

رفتارِ باوقار

۲۰۹ حضرت انس رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ رسول اللہ ﷺ چلتے وقت آگے کی طرف قدرے جھکاؤ رکھتے اور مضبوطی سے قدم اٹھاتے۔

---

۲۰۵ صحیح بخاری ص ۵۶۷ ج ۲
۲۰۶ صحیح بخاری ایضاً
۲۰۷ صحیح بخاری ص ۵۶۷ ج ۲
۲۰۸ صحیح بخاری ص ۵۶۷ ج ۲
❊ دارمی ص ۳۱ ج ۱
۲۰۹ صحیح مسلم ص ۲۵۷ ج ۲

۲۱۰ حضرت ابی عتبہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم چلتے وقت قوت اور جماؤ سے آگے کو قدم اٹھاتے۔

۲۱۱ حضرت انس رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم چلتے وقت آگے کی طرف جھکاؤ رکھتے ایسا معلوم ہوتا کہ آپ کے ہاتھ میں کوئی چیز ہے جس پر ٹیک لگائے چل رہے ہیں۔

۲۱۲ حضرت جابر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم چلتے وقت دائیں بائیں نہ دیکھتے۔

۲۱۳ حضرت جابر رضی اللہ عنہ ہی کا بیان ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب چلتے تو آپ کے صحابہ کرامؓ آگے آگے رہتے اور آپؐ کی پشت کو فرشتوں کیلئے خالی چھوڑ دیتے۔

۲۱۴ حضرت علی رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم چلتے تو آگے کی طرف قدرے جھکاؤ ہوتا۔ ایسا معلوم ہوتا کہ اونچائی سے نیچے کی طرف اتر رہے ہیں میں نے آپؐ سے پہلے اور آپؐ کے بعد کوئی آپ سا نہیں دیکھا۔

۲۱۵ حضرت ہند بن ابی ہالہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ جب چلتے تو قدرے جھٹکے سے پاؤں اٹھاتے گویا کسی ڈھلوان پر چل رہے ہیں جب کسی کی طرف دیکھتے تو پورے وجود کے ساتھ ملتفت

---

۲۱۰ مجمع الزوائد بحوالہ طبرانی ص ۲۸۱ ج ۸ ۲۱۳ مستدرک حاکم ص ۲۸۱ ج ۴
۲۱۱ مستدرک حاکم ص ۲۸۱ ج ۲ ۲۱۴ شمائل ترمذی مترجم ۱۷
۲۱۲ مستدرک حاکم ص ۲۹۲ ج ۴ ۲۱۵ شمائل ترمذی ص ۲۱

ہوتے، چلتے وقت نظریں نیچی رکھتے، آپ کی نگاہ بہ نسبت آسمان کے زمین کی طرف زیادہ رہتی تھی۔

۲۱۶ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے زیادہ خوبصورت میں نے کسی ماہ رخ کو نہیں دیکھا۔ چہرہ مبارک اتنا روشن گویا سورج کی کرنیں پھوٹ رہی ہوں اس قدر تیز چلتے گویا زمین آپ کیلئے لپٹی جا رہی ہے، ہم تو چلتے چلتے مارے تھکن کے چور ہو جاتے اور بمشکل آپ کا ساتھ دے پاتے لیکن آپ بلا تکلف بے نیاز ہو کر چلے جا رہے ہوتے۔

مُہرِ نبوّت

۲۱۷ حضرت سائب بن یزید رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ میری خالہ مجھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس لے گئیں اور عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یہ میرا بھانجا بیمار ہے آپؐ نے میرے سر پر دست شفقت پھیرا اور برکت کی دعا فرمائی پھر آپؐ نے وضو کیا تو میں نے آپؐ کے وضو سے بچا ہوا پانی نوش کیا، جب میں آپؐ کے (پس پشت) کھڑا ہوا تو میری نظر آپؐ کی مہر نبوت پر پڑی جو مسہری کی گھنڈیوں جیسی تھی (جو کبوتر کے انڈے کے برابر بیضوی شکل میں اس پردہ پر لگائی جاتی ہیں جو مسہری پر خوبصورتی کیلئے لٹکایا جاتا ہے)۔

---

۲۱۶ مسند امام احمد ص ۳۵۰ ج ۲ ۲۱۷ صحیح بخاری ص ۵۱۳ ج ۲

۲۱۸ حضرت جابر بن سمرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں : میں نے رسول اللہ ﷺ کی مہر نبوت کو آپ کے دونوں کندھوں کے درمیان دیکھا جو (مقدار میں) کبوتر کے انڈے جتنی اور (رنگت میں) سرخ غدود (رسولی) جیسی تھی۔

۲۱۹ حضرت ابوزید عمرو بن اخطب رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے مجھے کمر ملنے کیلئے کہا۔ میں نے آپؐ کی کمر مبارک پر ہاتھ پھیرنا شروع کیا تو اچانک میری انگلیاں مہر نبوت سے جا لگیں راوی (علباء) کہتا ہے کہ میں نے حضرت عمرو رضی اللہ عنہ سے پوچھا کہ مہر نبوت کیا چیز تھی؟ انہوں نے جواب دیا کہ چند بالوں کا مجموعہ تھا۔

دوسری روایت میں ہے کہ کندھے پر بالوں کا گچھا تھا۔

۲۲۰ ابونفرہ عوفی کا بیان ہے : میں نے حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے رسول اللہ ﷺ کی مہر نبوت کے متعلق دریافت کیا تو آپ نے فرمایا آپ کی پشت پر گوشت کا ایک ابھرا ہوا ٹکڑا تھا۔

۲۲۱ حضرت عبداللہ بن سرجس رضی اللہ عنہ کا بیان ہے : میں ایک دفعہ رسول اللہ ﷺ کے پاس اس وقت حاضر ہوا جب آپؐ کے ہاں لوگوں کا جمگھٹا تھا۔ میں نے یونہی رسول اللہ ﷺ کے پس پشت چکر لگایا آپ میرا مقصد سمجھ گئے اپنی پشت مبارک سے چادر اتار دی۔ میں نے آپ کے دونوں شانوں کے درمیان مٹھی کے برابر مہر

---

۲۱۸ صحیح مسلم ص ۲۵۹ ج ۲ ۔ ۲۲۰ شمائل ترمذی مترجم ص ۴۰

۲۱۹ مسند امام احمد ص ۷۷ ج ۵ ۔ ۲۲۱ صحیح مسلم ص ۲۶۰ ج ۲

نبوت کو دیکھا جس کے چاروں طرف تل تھے جو گویا مسوں کے برابر معلوم ہوتے تھے پھر میں رسول اللہ ﷺ کے سامنے آیا اور عرض کیا یا رسول اللہ ﷺ اللہ تعالیٰ آپ کی مغفرت فرمائے۔ تو آپ نے ارشاد فرمایا کہ اللہ تعالیٰ تجھے بھی بخش دے لوگوں نے مجھے کہا کہ (آپ خوش نصیب ہیں کیونکہ) رسول اللہ ﷺ نے تمہارے لئے دعائے مغفرت فرمائی ہے ۔ میں نے کہا ہاں! تم سب کیلئے بھی۔ کیونکہ اللہ تعالیٰ نے حکم دیا ہے:

❁ اے محمد ﷺ! مغفرت کی دعا کرو اپنے لئے بھی اور اہل ایمان مرد و خواتین کیلئے بھی۔ (سورہ محمد:۱۹)

۲۲۲ حضرت عبداللہ بن سرجس رضی اللہ عنہ کا ہی بیان ہے: میں نے رسول اللہ ﷺ سے اعزاز گفتگو حاصل کیا اور مجھے آپؐ کے ساتھ بیٹھ کر کھانا تناول کرنے کا شرف ملا۔ میں نے اس علامت یعنی مہر نبوت کو دیکھا جو آپؐ کے بائیں کندھے کی کری (نرم ہڈی) کے پاس تھی جو مقدار میں بند مٹھی کے برابر تھی اس پر مسوں کی طرح تلوں کا جمگھٹ تھا۔

ملاحظات!

(الف) علامہ قرطبی فرماتے ہیں کہ بے شمار احادیث سے معلوم ہوتا ہے کہ مہر نبوت آپ کے بائیں کندھے کے پاس ایک ابھری ہوئی چیز تھی اس کی

---

۲۲۲ مسند امام احمد ص ۸۲ ج ۵

مقدار کم ہونے کی صورت میں کبوتر کے انڈے کے برابر اور زیادہ ہونے کی شکل میں بند مٹھی جتنی تھی۔"[1]

(ب) علامہ سہیلی کا بیان ہے کہ چونکہ آپ شیطانی وساوس سے محفوظ تھے اس لئے مہر نبوت کو بائیں کندھے کی نرم ہڈی کے پاس ثبت کیا گیا یہی وہ جگہ ہے جہاں سے شیطان کو مداخلت کا موقع ملتا ہے۔ اس سے یہ اشارہ بھی ممکن ہے کہ رسول اللہ ﷺ کے بعد کوئی ایسا نبی نہیں ہے جو آپ کے بعد آئے۔"[2] واللہ اعلم۔

(ج) بعض روایات میں ہے کہ مہر نبوت محمد رسول اللہ (محمد اللہ کے رسول ہیں) یا سِر فأنت منصور (تم جہاں چاہے جاؤ تمہاری مدد کی جائے گی) یا اللہ وحدہ (اللہ ایک ہے) لکھا ہوا تھا واضح رہے کہ یہ روایات صحیح نہیں ہیں کیونکہ محدثین عظام کے قائم کردہ معیار صحت پر پوری نہیں اترتیں۔[3]

دل پذیر حلیہ مبارک - ایک جامع تذکرہ

۲۲۳ حضرت ام معبد☆ رضی اللہ عنہا نے رسول اللہ ﷺ کا حلیہ مبارک جن الفاظ میں بیان کیا ہے ان کا ترجمہ صاحب الرحیق

---

(۱) فتح الباری ص ۵۶۳ ج ۶

(۲) فتح الباری ص ۵۶۳ ج ۶

(۳) فتح الباری ص ۵۶۳ ج ۶، البدایہ والنہایہ ص ۳۰ ج ۶

☆ ام معبد رضی اللہ عنہا کے حالات زندگی الاصابہ ص ۴۹۹ ج ۴، اسد الغابہ ص ۳۹۶ ج ۷ اور الاستیعاب ص ۴۹۷ ج ۴ میں دیکھے جا سکتے ہیں۔

المختوم کی زبانی قدرے تصرف کے ساتھ ہم یہاں کر رہے ہیں۔

چمکتا رنگ' تابناک چہرہ نہ اتنے نحیف و نزار کہ دیکھنے میں عیب دار اور نہ اس قدر بھاری بھرکم کہ توند نکلی ہوئی ہو' خوبصورت ساخت' جمال جہاں تاب کے ساتھ ڈھلا ہوا پیکر' سرمگیں آنکھیں' دراز پلکیں' بھاری آواز' چمکدار اور لمبی گردن' گھنی داڑھی' باریک اور باہم پیوستہ ابرو' خاموش ہوں تو باوقار' گفتگو کریں تو گویا منہ سے پھول جھڑیں۔ دور سے (دیکھنے میں) سب سے زیادہ تابناک اور پر جمال اور قریب سے دیکھیں تو سب سے خوبصورت اور شیریں ادا' گفتگو میں چاشنی' بات واضح اور دو ٹوک' نہ مختصر نہ فضول' انداز ایسا کہ لڑی سے موتی جھڑ رہے ہیں' درمیانہ قد' نہ پست قامت کہ نگاہ میں نہ جچے' نہ زیادہ لمبا کہ ناگوار لگے۔ دو شاخوں کے درمیان ایسی شاخ کی طرح ہیں جو انتہائی تروتازہ اور خوش منظر ہے' رفقاء آپ کے گرد حلقہ بنائے ہوئے کچھ فرمائیں تو توجہ سے سنتے ہیں کوئی حکم دیں تو لپک کر بجالاتے ہیں۔ مطاع و مکرم' نہ ترش اور نہ یاوہ گو۔

---

۲۲۳ مستدرک حاکم ص ۹ ج ۳' شرح السنہ ص ۲۶۱ ج ۱۳' المعجم الکبیر للطبرانی ص ۵۵ ج ۴' الخصائص الکبریٰ ص ۳۶۷ ج ۱' دلائل النبوۃ ص ۲۲۲ ج ۲

علامہ ابن کثیر کہتے ہیں کہ امّ معبد کا مشہور قصہ کئی ایک طرق سے مروی ہے جو ایک دوسرے کی تقویت کا باعث ہیں۔

ام معبد کے شوہر ابو معبد نے رسول اللہ ﷺ کے اوصاف سن کر کہا۔

اللہ کی قسم! یہ تو وہی قریش کا نوجوان ہے جس کا شہرہ مکہ میں زبان زد ہے۔ اہل مکہ نے میرے پاس بھی اس کا تذکرہ کیا تھا میں نے چاہا تھا کہ اس کی رفاقت مجھے نصیب ہو جائے اگر مجھے اس کے پاس جانے کا کوئی راستہ ملے تو ضرور شرف ملاقات حاصل کروں۔

ادھر مکہ مکرمہ میں ہاتف غیبی بآواز بلند یہ کہہ رہا تھا آواز سنائی دیتی مگر کہنے والا دکھائی نہ دیتا۔

اللہ تعالیٰ پروردگار عالم ان دو ساتھیوں کو جزا خیر دے جو ام معبد کے خیموں میں فروکش ہوئے۔ وہ دونوں ہدایت لے کر آئے اور ام معبد نے ہدایت پائی یقیناً وہ شخص کامیاب ہے جو محمد رسول اللہ ﷺ کا ساتھی بنا۔

۲۲۴ ابراہیم بن محمد جو حضرت علی رضی اللہ عنہ کی اولاد سے ہیں ان کا بیان ہے کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ جب رسول اللہ ﷺ کا حلیہ بیان کرتے تو فرمایا کرتے تھے کہ رسول اللہ ﷺ نہ تو انتہائی دراز قد اور نہ بالکل پست قامت بلکہ لوگوں میں آپ کا پیکر درمیانہ تھا' بال مبارک نہ بالکل پیچ دار اور نہ سیدھے تنے ہوئے بلکہ قدرے خمیدہ تھے آپ کا بدن نہ تو بہت فربہ اور نہ بالکل گول چہرہ بلکہ کس قدر گولائی لیئے ہوتا تھا رنگ سرخی مائل' آنکھیں نہایت سیاہ' پلکیں دراز' جوڑوں

---

۲۲۴ شمائل ترمذی مترجم ص ۱۷

اور مونڈھوں کی ہڈیاں بڑی بڑی، آپ کے بدن مبارک پر بال نہیں تھے البتہ سینہ سے ناف تک بالوں کی ہلکی سی لکیر تھی، ہاتھ اور پاؤں پر گوشت چلتے تو قدرے جھٹکے سے پاؤں اٹھاتے اور یوں چلتے گویا کسی ڈھلوان سے اتر رہے ہیں، جب کسی کی طرف توجہ کرتے تو پورے وجود کے ساتھ ملتفت ہوتے آپ کے شانوں کے درمیان مہر نبوت تھی آپ تمام انبیاء کے خاتم تھے، سب سے زیادہ سخی اور دریا دل، سب سے زیادہ راست باز، سب سے زیادہ نرم خو اور سب سے بڑھ کر شریف ساتھی، آپ کو جو اچانک دیکھتا مرعوب ہو جاتا اور جو شخص جان پہچان کر میل جول کرتا وہ آپ کا گرویدہ ہو جاتا الغرض آپ کا حلیہ بیان کرنے والا یہی کہہ سکتا ہے کہ میں نے رسول اللہ ﷺ جیسا حسین و جمیل نہ پہلے دیکھا اور نہ ہی آپؐ کے بعد کوئی آپؐ سا دکھائی دیا۔

۲۲۵ حضرت حسن رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: میں نے اپنے ماموں حضرت ہند بن ابی ہالہ رضی اللہ عنہ سے رسول اللہ ﷺ کا حلیہ مبارک دریافت کیا کیونکہ وہ آپؐ کے حلیہ مبارک کو بہت ہی کثرت اور وضاحت سے بیان کیا کرتے تھے۔ مجھے یہ خواہش ہوئی کہ وہ ان اوصاف جمیلہ میں سے کچھ میرے سامنے بھی ذکر کریں تاکہ میں ان کے بیان کو اپنے لئے حجت اور سند بناؤں۔ ماموں جان نے رسول اللہ ﷺ کے حلیہ مبارک کے متعلق یہ فرمایا کہ آپؐ اپنی

---

۲۲۵ شمائل ترمذی (متفرق مقامات سے) ص ۱۹

ذات کے لحاظ سے بھی شاندار تھے اور دوسروں کی نظروں میں بھی بڑا مقام رکھتے تھے۔آپؐ کا چہرہ مبارک چندے آفتاب' چندے ماہتاب تھا۔ قد مبارک درمیانی قامت والے سے قدرے طویل اور زیادہ لمبے قد والے سے کچھ پست تھا۔ سر مبارک اعتدال کے ساتھ بڑا تھا۔ بال مبارک کسی قدر بل کھائے ہوئے تھے اگر سر کے بالوں میں اتفاقاً خود مانگ نکل آتی تو بہتر ورنہ خود مانگ نکالنے کا اہتمام نہ کرتے یعنی کسی دوسرے وقت تک اسے اٹھا رکھتے' اگر آپؐ بال بڑھاتے تو کان کی لو سے متجاوز ہو جاتے تھے' رنگ نہایت چمکدار' کشادہ جبیں' ابرو خمدار' باریک اور گنجان تھے نیز دونوں جدا جدا باہم پیوستہ نہیں تھے ان دونوں کے درمیان ایک رگ تھی جو غصہ کے وقت ابھر جاتی تھی آپؐ کی ناک مبارک بلندی مائل اور اس پر ایک چمک اور نور تھا جس کی وجہ سے ابتدا دیکھنے والا آپ کو بڑی ناک والا خیال کرتا تھا۔ داڑھی مبارک بھرپور اور گنجان' رخسار مبارک ہموار' ہلکے گوشت لٹکے ہوئے' دہن مبارک اعتدال کے ساتھ بڑا' دندان مبارک باریک آبدار' سامنے کے دانتوں میں خوشنما ریخیں تھیں' سینے سے ناف تک بالوں کی باریک لمبی لکیر تھی' گردن مبارک ایسی خوبصورت اور باریک جیسا کہ مورتی کی گردن خوبصورتی سے تراشی گئی ہو اور رنگت میں چاندی جیسی صاف اور چمکدار' تمام اعضاء نہایت معتدل اور پر گوشت بدن گٹھا ہوا' پیٹ اور سینہ ہموار' لیکن سینہ فراخ اور چوڑا

تھا۔ کندھوں کے درمیان عام پیمانے سے کچھ زیادہ فاصلہ جوڑوں کی ہڈیاں مضبوط اور بڑی بڑی' جو اعضاء (دھوپ اور ہوا میں) کھلے رہتے وہ انتہائی روشن اور چمکدار (چہ جائیکہ وہ حصہ جو کپڑوں میں محفوظ ہو) ناف اور سینہ ایک لکیر کی طرح بالوں کی باریک دھاری سی لئے ہوئے۔ اس کے علاوہ دونوں چھاتیاں اور پیٹ بالوں سے خالی تھے البتہ دونوں بازوؤں' کندھوں اور سینہ مبارک کے بالائی حصہ پر کچھ بال تھے۔ کلائیاں دراز' ہتھیلیاں فراخ ہاتھ اور پاؤں گداز اور پرگوشت تھے۔ ہاتھ پاؤں کی انگلیاں اعتدال کے ساتھ لمبی تھیں۔ تلوے گہرے اور قدم مبارک اس قدر ملائم اور ہموار تھے کہ پانی ان پر نہ ٹھہرتا بلکہ فوراً ڈھل جاتا تھا۔ چلتے وقت پوری قوت سے قدم اٹھاتے۔ آگے کو جھک کر تشریف لے جاتے' زمین پر قدم زور سے نہیں بلکہ آہستہ آہستہ ٹھہرتا تھا' تیز رفتار چھوٹے چھوٹے قدم رکھنے کے بجائے آپ ذرا کشادہ قدم رکھتے۔ چلتے وقت ایسا معلوم ہوتا گویا آپؐ ڈھلوان میں اتر رہے ہیں جب کسی کی طرف متوجہ ہوتے تو پورے وجود سے ملتفت ہوتے۔ نگاہیں نیچی' نظر آسمان کی نسبت زمین پر زیادہ رہتی' گوشہ چشم سے دیکھتے (یعنی نہایت شرم و حیا سے آنکھ بھر کر بھی نہیں دیکھتے تھے) چلتے وقت اپنے صحابہؓ کو اپنے آگے کر دیتے اور خود پیچھے رہ جاتے' جس سے ملتے سلام کہنے میں خود ابتداء فرماتے۔(۱)

(۱) شمائل ترمذی مترجم ص ۱۹' ۲۰' ۲۱

حضرت حسن بن علی رضی اللہ عنہ کا بیان ہے: میں نے اپنے ماموں سے کہا کہ رسول اللہ ﷺ کی گفتگو کی کیفیت بیان فرمائیے تو انہوں نے ارشاد فرمایا کہ رسول اللہ ﷺ غموں سے دوچار ہمیشہ (امت کی بہبود اور امور آخرت میں) غور و فکر فرماتے رہتے تھے اس بنا پر آپ ؐ کو بے فکری اور راحت نہیں ہوتی تھی۔ تادیر خاموش رہتے بلا ضرورت گفتگو نہ فرماتے۔ گفتگو کا آغاز اور اختتام اللہ کے نام سے کرتے۔ ابتدا سے انتہا تک تمام بات چیت منہ بھر کر ہوتی تھی یعنی صرف منہ کے کنارے سے نہ بولتے تھے۔ جامع اور دو ٹوک کلمات ارشاد فرماتے جن میں نہ فضول گوئی ہوتی نہ کوتاہی، نرم خو تھے نہ سخت مزاج، جفا جو نہ تھے، معمولی نعمت کی بھی تعظیم کرتے اس کی مذمت نہ کرتے، کھانے کی نہ برائی کرتے اور نہ زیادہ تعریف، دنیا اور دنیاوی امور کی وجہ سے آپ ؐ کو کبھی غصہ نہ آتا تھا البتہ کسی دینی امر اور حق بات سے کوئی تجاوز کرتا تو جب تک اس کا انتقام نہ لے لیتے آپ ؐ کے غضب کو روکا نہ جا سکتا تھا۔ اپنی ذات کیلئے نہ کسی پر ناراض ہوتے تھے اور نہ اس کا انتقام لیتے تھے۔ جب اشارہ فرماتے تو پوری ہتھیلی سے اشارہ فرماتے اور تعجب کے وقت ہتھیلی پلٹتے۔ جب گفتگو کرتے تو اسے ملا لیتے اور کبھی داہنی ہتھیلی کو بائیں انگوٹھے کے اندرونی حصہ پر مارتے، جب کسی سے ناراض ہوتے تو رخ پھیر لیتے اور جب خوش ہوتے تو حیا کی وجہ سے نگاہ پست کر لیتے آپ کی بیشتر ہنسی تبسم کی صورت میں تھی، مسکراتے تو دانت اولوں کی طرح چمکتے۔[1]

(۱) شمائل ترمذی مترجم ص ۲۱۰، ۲۱۱

حضرت حسن رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: میں نے (بعض وجوہات کی بنا پر) اس حدیث کا اپنے بھائی حضرت حسین رضی اللہ عنہ سے عرصہ تک ذکر نہ کیا جب میں نے ان سے یہ حدیث بیان کی تو معلوم ہوا کہ وہ مجھ سے پہلے اسے سن چکے ہیں' صرف یہی نہیں کہ ماموں جان سے حدیث سن لی ہو بلکہ والد محترم حضرت علی رضی اللہ عنہ سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے گھر آنے' باہر تشریف لے جانے اور آپؐ کا طرز عمل بھی معلوم کر چکے ہیں اور انہوں نے کسی چیز کی کسر نہیں چھوڑی۔ حضرت حسن رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے اپنے باپ حضرت علی رضی اللہ عنہ سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے گھر تشریف رکھنے کے حالات دریافت کئے تو آپ نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے گھر میں تشریف فرما ہونے کے اوقات کو تین حصوں میں تقسیم کر رکھا تھا' ایک حصہ اللہ کی عبادت کیلئے' دوسرا حصہ اہل خانہ کے حقوق کی ادائیگی کیلئے اور تیسرا حصہ اپنی ذاتی ضروریات راحت و آرام کیلئے پھر اپنے ذاتی حصہ کو بھی اپنے اور لوگوں کے درمیان تقسیم فرما دیتے وہ اس طرح کہ اس وقت میں خصوصی حضرات صحابہ کرام رضی اللہ عنہم آپ کے پاس ہوتے تھے پھر ان خواص کے ذریعے تربیت کے مسائل و احکام عوام تک پہنچتے ان سے کوئی چیز اٹھا نہ رکھتے تھے (یعنی نہ دینی امور میں اور نہ دنیاوی منافع میں) امت کے اس حصہ میں آپؐ کا طرز عمل یہ تھا کہ ان آنے والوں میں اہل فضل یعنی اہل علم و عمل کو حاضری کی اجازت میں ترجیح دیتے تھے اس وقت کو ان کے فضل دینی کے لحاظ سے ان پر تقسیم فرماتے تھے بعض آنے والے ایک جماعت اور بعض دو' دو اور کچھ حضرات کئی کئی حاجتیں لے کر آتے۔ آپؐ ان کی تمام ضروریات

حتی المقدور پوری فرماتے اور انہیں ایسے امور میں مصروف کرتے جو خود ان کی اور تمام امت کی اصلاح کیلئے مفید اور کار آمد ہوں مثلاً ان کا دینی امور کے متعلق رسول اللہ ﷺ سے سوالات کرنا اور آپؐ کا انہیں مناسب امور سے مطلع کرنا اور آپؐ یہ بھی فرمادیا کرتے تھے کہ وہ لوگ جو یہاں موجود ہیں وہ ان مفید اور ضروری باتوں کو ان لوگوں تک پہنچا دیں جو یہاں موجود نہیں ہیں' نیز جو لوگ کسی عذر کی بنا پر اپنی ضروریات کا اظہار نہیں کر سکتے تم لوگ ان کی ضرورتوں کو مجھ تک پہنچا دیا کرو اس لئے کہ جو شخص بادشاہ تک کسی ایسے شخص کی حاجت پہنچائے جو وہ خود نہیں پہنچا سکتا تو اللہ تعالیٰ اسے قیامت کے دن ثابت قدم رکھیں گے آپؐ کی مجلس میں ایسی ہی ضروری اور مفید باتوں کا تذکرہ ہوتا تھا اس کے علاوہ فضول اور لایعنی باتیں مجلس میں نہ ہوتی تھیں۔ صحابہ کرامؓ دین کے طالب بن کر حاضر ہوتے اور کچھ چکھے یا حاصل بغیر وہاں سے نہ آتے آخرکار آپؐ کی مجلس سے ہدایت و خیر کے راہنما بن کر نکلتے۔"[1]

حضرت حسین رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: میں نے اپنے والد حضرت علی رضی اللہ عنہ سے رسول اللہ ﷺ کی باہر تشریف آوری کے متعلق دریافت کیا تو فرمایا کہ رسول اللہ ﷺ گھر سے باہر تشریف لا کر ضروری امور کے علاوہ اپنی زبان کو محفوظ رکھتے تھے فضول تذکروں میں اپنا وقت ضائع نہیں کرتے تھے' ساتھیوں کو جوڑتے تھے انہیں توڑتے نہیں تھے' ہر قوم کے معزز آدمی کی تکریم کرتے اور اس کو ان کا سردار بناتے تھے' لوگوں کو دوسروں سے احتیاط برتنے کی تاکید

۱- شمائل ترمذی مترجم ص ۳۴۴

فرماتے اور خود اپنی بھی لوگوں کو تکلیف دینے اور نقصان پہنچانے سے حفاظت کرتے تھے لیکن اس کیلئے کسی سے اپنی خوش خلقی ختم نہ فرماتے تھے۔ اپنے اصحاب کی خبر گیری کرتے اور لوگوں کے حالات دریافت کرتے۔ اچھی بات کی تحسین فرما کر اس کو تقویت پہنچاتے اور بری بات کی برائی بتا کر اس کو زائل کرتے اور بچنے کی تلقین فرماتے' ہر امر میں اعتدال اور توازن اختیار کرتے۔ تلون اور بے ہنگم پن نہیں تھا۔ لوگوں کی اصلاح سے غافل نہ ہوتے کہ مبادا وہ دین سے غافل یا ملول خاطر ہو جائیں۔ ہر حالت کیلئے مستعد رہتے تھے۔ حق سے کوتاہی نہ کرتے اور نہ حق سے تجاوز کر کے ناحق کی طرف جاتے تھے آپؐ کی خدمت میں حاضر رہنے والے لوگوں میں سے بہترین افراد ہوتے تھے اور ان میں سے آپؐ کے نزدیک افضل وہ ہوتا تھا جو سب سے بڑھ کر دوسروں کا خیر خواہ ہو اور سب سے زیادہ قدر آپؐ کے نزدیک اس کی تھی جو سب سے اچھا غمگسار اور مددگار ہو[1]۔

حضرت حسین رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ میں نے اپنے والد حضرت علی رضی اللہ عنہ سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی مجلس کے حالات دریافت کئے تو آپ نے فرمایا کہ آپؐ اٹھتے بیٹھتے اللہ کا ذکر ضرور فرماتے اور جب کسی قوم کے پاس پہنچتے تو مجلس میں جہاں جگہ مل جاتی بیٹھ جاتے اور اس کا حکم بھی فرماتے' سب اہل مجلس پر برابر توجہ دیتے اور ہر ایک کا حق ادا فرماتے حتیٰ کہ کوئی جلیس یہ نہ محسوس کرتا کہ کوئی شخص آپؐ کے نزدیک اس سے زیادہ باعزت ہے کوئی شخص کسی ضرورت سے آپ کے پاس بیٹھتا یا کسی امر میں آپؐ کی طرف

۱۔ شمائل ترمذی ص ۳۴۶

رجوع کرتا تو آپؐ صبر کے ساتھ اس کیلئے رکے رہتے حتیٰ کہ وہ خود ہی واپس ہوتا کوئی کسی ضرورت کا سوال کر دیتا تو آپؐ اسے عطا کئے بغیر واپس نہ فرماتے۔ آپؐ کی خندہ پیشانی اور خوش خلقی تمام لوگوں کیلئے عام تھی کیونکہ آپؐ سب کیلئے باپ کا درجہ رکھتے تھے اور تمام لوگ آپؐ کے نزدیک حقوق میں برابر تھے' آپ کی مجلس علم' دانش' حیا' وقار کی مجلس تھی اس میں نہ آوازیں بلند کی جاتیں اور نہ ہی کسی کی عزت و آبرو کو پامال کیا جاتا اور نہ کسی کی غلطیوں اور لغزشوں کو اچھالا جاتا آپس میں سب برابر شمار کئے جاتے ایک کو دوسرے پر اگر کوئی فضیلت ہوتی تو تقویٰ کی بنیاد پر' ہر شخص دوسرے کے ساتھ تواضع سے پیش آتا' بڑوں کا احترام اور چھوٹوں پر رحم کرتے تھے' حاجت مند کو نوازتے اور اجنبی مسافر کی خبر گیری کرتے تھے۔[1]

حضرت حسین رضی اللہ عنہ کا بیان ہے: میں نے اپنے والد حضرت علی رضی اللہ عنہ سے دریافت کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا اپنے اہل مجلس کے ساتھ کیسا طرز عمل تھا تو انہوں نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے چہرے پر ہمیشہ بشاشت رہتی۔ خوش خلق اور نرم خو تھے' جفاجو اور سخت مزاج تھے۔ نہ چیختے چلاتے' نہ فحش کہتے' نہ زیادہ عتاب فرماتے اور نہ بہت تعریف کرتے تھے۔ جس چیز کی خواہش نہ ہوتی اس سے اعراض و تغافل برتتے کوئی آپ سے حسن سلوک کی امید رکھتا تو اسے مایوس نہ فرماتے اور وہ آپؐ کو اپنی توقعات سے بڑھ کر پاتا آپؐ نے تین باتوں سے کوئی سروکار نہیں رکھا۔

۱۔ جھگڑے سے۔

۱۔ شمائل ترمذی مترجم ۳۴۷

۲۔ کسی چیز کی کثرت سے۔

۳۔ بے کار اور لایعنی باتوں سے۔

اور تین باتوں سے محفوظ رکھا تھا۔ کسی کی مذمت نہیں کرتے تھے کسی کو عار نہیں دلاتے تھے اور کسی کی عیب جوئی نہیں کرتے تھے۔ آپؐ وہی گفتگو فرماتے تھے جو باعث اجر و ثواب ہوتی۔ جب آپؐ گفتگو فرماتے تو آپؐ کے ہم نشین یوں سر جھکائے ہوتے گویا سروں پر پرندے بیٹھے ہیں اور جب آپؐ خاموش ہوتے تو لوگ گفتگو کرتے۔ آپؐ کے سامنے کسی بات میں نزاع نہ کرتے آپؐ کے پاس جب کوئی بولتا تو سب اس کیلئے خاموش رہتے یہاں تک کہ وہ اپنی بات پوری کر لیتا۔ ہر شخص کی بات قابل توجہ ہونے میں ایسی ہوتی جیسے پہلے شخص کی گفتگو' جس بات سے سب لوگ ہنستے اس سے آپؐ بھی ہنستے اور جس بات پر سب لوگ تعجب کرتے اس پر آپؐ بھی تعجب کرتے' اجنبی آدمی اگر سخت کلامی سے کام لیتا یا تیزی سے سوال کرتا تو اس پر آپؐ تحمل اور صبر فرماتے اور اس وجہ سے کہ بدوی لوگ ہر قسم کے سوالات کر لیتے تھے بعض صحابہ کرام رضی اللہ عنہم آپؐ کی مجلس میں ایسے لوگوں کو لے آیا کرتے تھے (تاکہ ان کے ہر قسم کے سوالات سے خود بھی فائدہ حاصل کریں اور ایسی باتیں جن کو ادب کی وجہ سے خود نہ پوچھ سکتے تھے وہ بھی معلوم ہو جائیں) آپؐ یہ بھی تاکید فرماتے کہ جب تم لوگ کسی حاجت مند کو دیکھو کہ وہ اپنی حاجت کی طلب میں ہے تو اسے سامان ضرورت مہیا کرو اگر آپؐ کی کوئی تعریف کرتا تو آپؐ اسے گوارا نہ فرماتے البتہ بطور شکریہ اور احسان کا بدلہ دینے کیلئے کوئی آپؐ کی تعریف کرتا تو آپؐ

سکوت فرماتے، کسی کی گفتگو قطع نہ کرتے تھے البتہ اگر کوئی حد سے تجاوز کرنے لگتا تو اسے روک دیتے تھے یا مجلس سے تشریف لے جاتے تاکہ وہ خود رک جائے۔[1]

۱۔ شمائل ترمذی مترجم ص ۳۶۹، ۳۷۰

حرفِ آخر

قابل احترام مسلمان بھائی!

❁ یہ ماہ رخ و روشن جبین جو اپنے ظاہری رنگ و روپ میں پورے جمال جہاں تاب کے ساتھ جلوہ گر ہوئے حضرت محمد بن عبداللہ ﷺ۔

❁ یہ ہی ہمارے رہبر و راہنما سید الاولین والآخرین' ہمارے پیارے نبی محمد رسول اللہ ﷺ۔

❁ یہ ہی رافت و رحمت اور جنگ و جہاد کے پیغامبر پوری انسانیت کے نجات دہندہ' اندھیروں سے اجالے کی طرف لانے والے حضرت محمد رسول اللہ ﷺ

آنجناب سے اخلاص کے ساتھ دل کی گہرائیوں سے سچی محبت کریں۔ ان کی سیرت و صورت کو اپنے لئے نمونہ سمجھتے ہوئے آپ کے ہر فرمان کو حرز جاں بنائیں۔

تاکہ آپ

آج اس عالم رنگ و بو میں کامیاب و کامران اور کل اس عالم جزا وعطا میں سرفراز و شادماں ہوں۔

آئینۂ جمالِ نبوت

آج ہمارے سامنے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
کی کوئی حقیقی تصویر موجود نہیں ہے خود آپ صلی اللہ علیہ
وسلم نے اپنی اُمت کو تصویر کے فتنے سے منع فرما دیا
کیونکہ اس سے شرک کا دروازہ کھلتا ہے البتہ رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم کے اصحاب نے آپ کی شخصیت کا جو عکس
الفاظ کے پیرایہ میں ہم تک پہنچایا ہے وہ اس کتاب کے
ذریعے پیشِ خدمت ہے اور اس کی سب سے بڑی
خصوصیت یہ ہے کہ اسکا تمام تر مواد صحت
اسناد کے لحاظ سے مستند اور صحیح
احادیث پر مشتمل ہے۔

ردمك : ٩٩٦٠-٧٤٠-٨٥-٤

اے ہمارے پروردگار!

ہمیں اپنی اور اپنے حبیب حضرت محمد ﷺ کی حقیقی محبت عطا فرما (آمین)

سُبْحَانَكَ اللّٰهُمَّ

وَبِحَمْدِكَ وَنَشْهَدُ أَنْ لَّا إِلٰهَ إِلَّا أَنْتَ

نَسْتَغْفِرُكَ وَنَتُوبُ إِلَيكَ.

وَإِنَّكَ لَعَلَىٰ خُلُقٍ عَظِيمٍ

"اور بلاشُبہ آپ تو بلند پایہ اخلاق کے مالک ہیں"

(القلم : ۴)